تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

محبت الاسرار

(طرفتہ العین)

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

سلطان محمد احسن علی

سروری قادری

(بی کام آنرز)

محبت الاسرار (طرفتہ العین) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان الفقر پبلیکیشنز

تصنیف لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

محبت الاسرار

(طرفۃ العین)

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

سلطان محمد احسن علی

سروری قادری

(بی کام آنرز)

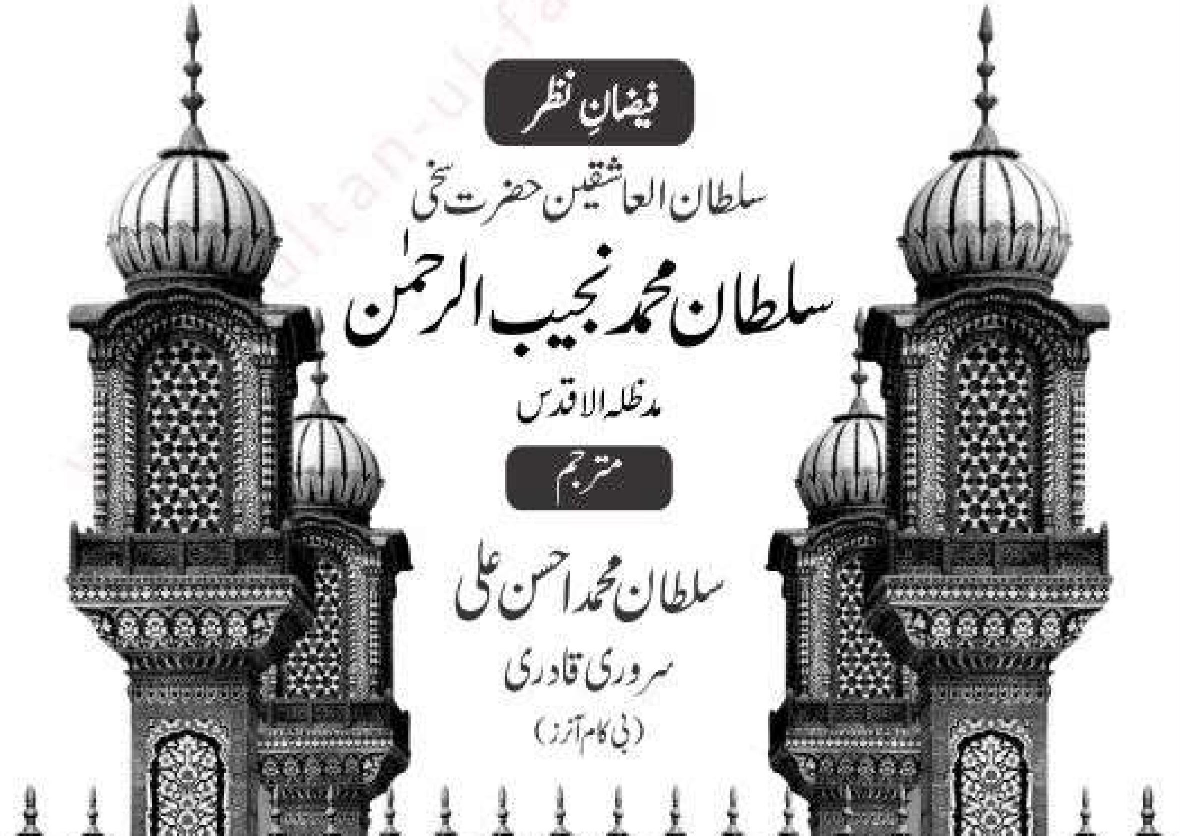

sultan-ul-faqr-publications.com

© All Copy Rights reserved with translator and
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب — **محبت الاسرار** (طرفۃ العین) (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف — **سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ** رحمتہ اللہ علیہ

مترجم — سلطان محمد احسن علی سروری قادری (بی کام آنرز)

ناشر — سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — ستمبر 2023ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-2220-41-5

سُلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطان الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com **www.sultan-bahoo.com**

www.sultan-ul-ashiqeen.pk **www.sultan-bahoo.pk**

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Email:sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس

کے نام

جن کی تعلیمات متلاشیانِ حق اور طالبانِ مولیٰ کے لیے مینارہ نور ہیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

فہرس

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
05	پیش لفظ	1
09	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھوؒ	2
19	محبت الاسرار (طرفۃ العین) (اردو ترجمہ)	3
66	محبت الاسرار (طرفۃ العین) (فارسی متن)	4

www.sultan-ul-faqr-publications.com

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو حمد وثنا کا حقیقی حقدار ہے جس میں اپنے اظہار کی حُبّ اس قدر شدت سے پیدا ہوئی کہ اس نے مخلوق کو پیدا کر کے اپنا راز ظاہر کر دیا۔ بیشمار درود وسلام ہو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مقدس پر جو اللہ کے ظہور کا پہلا آئینہ اور اس کے اسرار کا خزینہ ہیں۔

محبت الاسرار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی وہ تصنیفِ مبارکہ ہے جو طرفتہ العین کے نام سے بھی مشہور ہے۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ نے اس عاجز کو محبت الاسرار کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور چند نسخہ جات بھی عطا فرمائے۔ اس سے قبل تک صرف یہ معلوم تھا کہ حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف مبارکہ 'حجت الاسرار' 'طرفتہ العین' کے نام سے بھی معروف ہے لیکن فارسی متن کی تیاری کے دوران تحقیق سے معلوم ہوا کہ 'حجت الاسرار' درحقیقت 'محبت الاسرار' ہے۔ 'حجت' اور 'محبت' چونکہ ایک ہی طرز پر لکھے جاتے ہیں اس لیے امکان ہے کہ کسی ایک کاتب نے سہواً 'محبت الاسرار' کا نام 'حجت الاسرار' لکھ دیا ہو۔

محبت الاسرار (طرفتہ العین) کے فارسی متن کے لیے جن نسخہ جات سے استفادہ کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

قلمی نسخہ جات

ا۔ کاتب گل محمد سندھی، تاریخ وسال کتابت 24 ربیع الثانی 1242ھ

۲۔ 1973ء میں جیکب آباد سندھ میں سیّد سلطان شاہ لائبریری سے دریافت ہونے والے گیارہ کتب کے نسخہ میں شامل ہے۔ سالِ کتابت 1209ھ

۳۔ کاتب جواہر خان، تاریخ کتابت 15 شوال المعظم 1306ھ

۴۔ کاتب حکیم غلام حسین، سالِ کتابت 1322ھ (تین نسخہ جات میں شامل ہے۔)

۵۔ کاتب ڈاکٹر محمد صادق، تاریخ کتابت 15 ذیقعد 1406ھ

۶۔ کاتب ڈاکٹر محمد صادق، تاریخ و سال کتابت 20 شوال 1406ھ (نسخہ کے آخر میں کاتب نے کتاب کا نام طرفتہ العین درج کیا ہے۔)

۷۔ کاتب کا نام ندارد۔ ٹبہ پیراں ضلع جھنگ، ماہ و سال کتابت رجب المرجب 1374ھ (یہ نسخہ حجت الاسرار کے نام سے نقل کیا گیا ہے۔)

۸۔ کاتب حاجی محمد صدیق۔ خواجہ خجندی مزار شریف (طبع شدہ چار رسالہ حضرت سخی سلطان باھُوؒ)

۹۔ قلمی نسخہ، نامِ کاتب و سالِ کتابت ندارد (نامکمل)

فارسی متن مع اُردو ترجمہ

۱۔ محبت الاسرار۔ فارسی متن مع اُردو ترجمہ از کے۔ بی۔ نسیم۔ بارِ دوم 2001۔ ناشر حضرت سلطان باھُوؒ اکیڈمی، گلشن راوی لاہور۔

ڈاکٹر کے بی نسیم نے محبت الاسرار کے پیش لفظ میں بیان کیا کہ اُردو ترجمہ کے لیے انہوں نے صرف دو نسخہ جات سے استفادہ کیا ہے ایک نسخہ ڈاکٹر محمد صادق کا ہے جو طرفتہ العین کے نام سے 20 شوال 1406ھ میں تحریر کیا گیا اور دوسرا نسخہ پر کاتب کا نام اور سال کتابت درج نہیں۔

۲۔ حجت الاسرار۔ فارسی متن مع اردو ترجمہ از سلطان الطاف علی۔ بارِ اوّل 2023ء، ناشر باھُو پبلیکیشنز کوئٹہ۔

سلطان الطاف علی نے کتاب کے پیش لفظ میں یہ درج نہیں کیا کہ فارسی متن کی تیاری کے لیے

کونسے نسخہ جات سے استفادہ کیا گیا البتہ فارسی متن کے آخر میں ایک نسخہ کا تذکرہ کیا ہے جو کہ رجب المرجب 1374ھ میں ٹبہ پیراں میں نقل کیا گیا۔

اس عاجز نے بھی فارسی متن کی تیاری کے دوران اس نسخہ کو پیش نظر رکھا۔ یہ نسخہ اغلاط سے پُر ہے۔ غالب گمان ہے کہ کاتب فارسی زبان سے نابلد تھا جس کی وجہ سے کتابت کے دوران الفاظ کی درستی اور املا پر دھیان نہیں دیا گیا اور اسی وجہ سے نسخہ کا نام 'محبت الاسرار' کی بجائے 'حجت الاسرار' لکھا گیا۔ اس نسخہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکا۔

اُردو تراجم (بغیر فارسی متن کے)

۱۔ محبت الاسرار۔ ناشر میاں شہباز رسول۔ طبع یکم اگست 1993ء۔

۲۔ طرفتہ العین۔ مترجم الطاف حسین شاہدروی۔ طبع فروری 1996ء۔ ناشر شبیر برادرز اُردو بازار لاہور۔

۳۔ حجت الاسرار۔ اللہ والوں کی قومی دکان۔ تاجران کتب، قومی منزلِ نقشبندیہ کوچہ ککے زئیاں کشمیری بازار لاہور۔

تینوں اُردو تراجم کے پیش لفظ نہیں ہیں اور نہ ہی کہیں یہ درج کیا گیا ہے کہ کس نسخہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تراجم کیے گئے ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی بعض تصانیف کے آغاز میں کتاب کا نام درج ہوتا ہے۔ محبت الاسرار کے نسخہ جات کے آغاز میں کتاب کا نام درج نہیں اور نہ ہی دستیاب تراجم میں کہیں کتاب کا نام درج کیا گیا ہے سوائے اُس نسخہ کے جس کی کتابت ڈاکٹر محمد صادق نے محبت الاسرار کے نام سے کی۔ ایک مرتبہ نسخہ کے آغاز میں کتاب کا نام درج کیا گیا ہے اور دوسری مرتبہ نسخہ کے آخری صفحات میں۔

مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی مہربانی سے تمام نسخہ

جات کا بغور تقابل کیا گیا۔ تمام نسخہ جات چند الفاظ کی کمی و بیشی کے ساتھ تقریباً ایک جیسے ہیں سوائے ٹبہ پیراں سے ملنے والے نسخہ کے، جو اغلاط سے پُر ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق کے قلمی نسخہ جو محبت الاسرار کے نام سے تحریر کیا گیا اور سلطان شاہ لائبریری جیکب آباد سے دستیاب ہونے والے قلمی نسخہ کے آخر میں چند صفحات اضافی ہیں جو دیگر نسخہ جات میں نہیں ہیں۔ تمام نسخہ جات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بہترین جامع متن تیار کر کے بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے جو اب تک موجود تمام تراجم سے زیادہ مستند اور آسان فہم ہے۔ میں اپنے مرشد کریم سلطان العاشقین مدظلہ الاقدس کی راہنمائی اور مہربانی کا بے حد مشکور ہوں جن کی نظرِ کرم کی بدولت اس کتاب کے فارسی متن اور اُردو ترجمہ پر تحقیقی کام ہو سکا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو طالبانِ مولیٰ کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

عاجز

سلطان محمد احسن علی سروری قادری

بی کام آنرز۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور

لاہور

7 ستمبر 2023ء

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسم ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔ اس لیے جیسے ہی آپؒ گھر سے باہر تشریف لاتے غیر مسلم اپنے گھروں میں چھپ جاتے۔

حضرت سلطان باھوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپؒ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ

''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

- ''مجھے اور محمدؐ عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں۔''

- گرچہ نیست ما را علمِ ظاہر
  ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز علاقوں کے بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک مرشد کامل کی تلاش میں پھرتا رہا ہوں۔

اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے حضرت سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے

بارے میں رسالہ روحی شریف میں اس طرح رقم طراز ہیں:

دست بیعت کرد ما را مصطفیٰؐ خواندہ است فرزند ما را مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰؐ خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اللہ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو روزِ ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

❖ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی، اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات وارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقرا باصفا فنا فی اللہ بقا باللہ تصورِ ذات میں محو، تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے

ستر ہزار سال پہلے، اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں' اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ کے فیض کی چادران پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز ومکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث وقطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور وقصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ، ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار بار ان پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلّیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔ (رسالہ روحی شریف)

اسمِ اللّٰہ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظم کیا اور اسمِ اللّٰہ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسم اللّٰہ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبّہ و دستار اور ورد و

وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنج ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اللہ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

❖ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے، غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے، راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد کامل ایک ہی نظر سے طالبِ مولیٰ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

❖ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش، سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف پینتیس (۳۵) کتب کے تراجم دستیاب ہیں۔ان کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نور الہدیٰ (کلاں) (۵)۔نور الہدیٰ (خورد) (۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔محک الفقر (کلاں) (۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالسۃ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔محبت الاسرار یا طرفۃ العین (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔(۳۳) تلمیذ الرحمٰن (۳۴)۔سیف الرحمٰن (۳۵) گنج دین

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔عین النجا (۳)۔مفتاح العاشقین (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب وروح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل راہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن وسنت کے عین مطابق بلکہ

قرآن وحدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔تمام تر کتب اسمِ اللہ ذات اور مرشد کامل اکمل وفقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ نور الہدیٰ کلاں میں فرماتے ہیں:

ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا   ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما

ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث   علم از قرآن گرفتم و ز حدیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن وحدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام ومرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

❖ اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔(رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص وصادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پا سکے۔پنجابی ابیات میں فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا، جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں جا بجا اس کے متعلق فرماتے ہیں:

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب

حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب

میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ حضرت سلطان باھُوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

حضرت سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی

کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہوکر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی، ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے۔''

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ حضرت سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اللہ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا، آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے دنیا بھر میں عام فرما دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ

مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت، ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے اسم اللہ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور یہ سلسلہ مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم　　ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا!　　تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تا کہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے، ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

www.sultan-ul-faqr-publications.com

محبت الاسرار (طرفۃ العین)

(اُردو ترجمہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ تَقَدَّسَ بِاَسۡمَائِہٖ وَ تَعَالٰی کِبۡرِیَائِہٖ وَ نَعۡتِ خَاتَمَ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَھۡلِ بَیۡتِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ط

ترجمہ: اللہ اپنے اسما کے ساتھ مقدس اور اپنی کبریائی کے ساتھ بزرگ و برتر ہے۔ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود ہو جو اُمی ہیں۔ سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر، اہلِ بیت پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَ السَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی (سورۃ طٰہٰ ۔ 47)

ترجمہ: اُس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

اما بعد! اس تصنیف کا مصنف فقیر باھُوؒ عرف اعوان جو قلعہ شور کا رہنے والا ہے، فرماتا ہے کہ اس رسالہ کا نام محبت الاسرار اور طرفۃ العین رکھا گیا ہے۔ تلمیذ الرحمٰن وہ ہے جو اس کتاب کے مطالعہ سے راہِ سلوک کے فیوض و برکات اور نکاتِ تصوف جان لے کہ عین توحیدِ ذات تک رسائی تصور اسمِ اللہ ذات سے ممکن ہے جو اسمِ اللہ کے ذاکر اور مسمّٰی کے درمیان برزخ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ (سورۃ العلق۔2-1)

ترجمہ: (اے حبیبؐ!) اپنے ربّ کے نام سے پڑھیں جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا فرمایا۔

یہ ایزد باری تعالیٰ کا کرم انسانوں کے لیے مخصوص ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حدیثِ قدسی میں ارشاد فرمایا:

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

ترجمہ: انسان میرا راز ہے اور میں انسان کا راز ہوں۔

محض انسان کے اندر وہ صلاحیت ہے جس کی بدولت وہ اللہ تعالیٰ سے بذریعہ الہام جواب باصواب پا سکتا ہے، مجلسِ محمدیؐ کی حضوری سے مشرف ہو کر مسرور و مغفور ہو سکتا ہے اور نفس و شیطان پر غالب آ کر انہیں مغلوب کر سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کا طالب ہے اور انسان کا ظہور بھی اللہ سے ہے۔ حدیثِ قدسی میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

ترجمہ: میں ایک مخفی خزانہ تھا، پس میں نے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا۔

البتہ شرط یہ ہے کہ قیل وقال کی راہ اختیار نہ کی جائے بلکہ اپنے نفس کو چھوڑ کر عروج حاصل کیا جائے تاکہ انسان سلطان العارفین بن سکے جو کہ عبودیت اور ربوبیت دونوں جہتوں کا حامل ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے کوئی بھی چیز مخفی نہیں رہتی۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا پس تحقیق اس کی زبان لمبی ہوگئی۔

ذکرِ مخلوق کو ترک کر دو جو کہ زبان، قلب اور روح کے ساتھ کیا جانے والا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر مخلوق ہے اور غیر مخلوق ذات کو غیر مخلوق ذکر سے ہی یاد کرنا چاہیے جس سے یہ فائدہ ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ بندے کو یاد کرے گا تو بندے کو سنائی دے گا۔ اسی لیے دورِ قرآن کرنے والے حافظ کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ (سورۃ البقرہ۔ 152)

ترجمہ: پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

حدیثِ قدسی ہے:

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ يَقْبَلُ اللّٰهُ فَارِقُ النَّفْسِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهَ تَعَالٰى دَعْ قَلْبَكَ وَ دَعْ رُوْحَكَ ثُمَّ قُلِ اللّٰهَ كَمَا قَالَ لِحَبِيْبِهٖ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ قُلِ اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ طَارَ رُوْحَهٗ

ترجمہ: پس اللہ کی طرف دوڑو۔ جسے اللہ قبول کرلے وہ اپنے نفس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے فرماتا ہے کہ اپنے قلب کو بھی چھوڑ دے، اپنی روح کو بھی چھوڑ دے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے کہتا ہے جیسا کہ اس نے اپنے محبوب سے کہا کہ فرما دیجئے کہ اللہ (میرے ساتھ) ہے میں انہیں (یعنی نفس، قلب اور روح کو اللہ کی خاطر) چھوڑتا ہوں[1]۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ اللہ پاک ہے جو اس کی روح کو پرواز دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضَ الدَّآئِمِ لَمْ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ فَرْضَ الْوَقْتِ وَ مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ فَرْضَ الدَّآئِمِ

ترجمہ: جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ اس کے وقتی فرض بھی قبول نہیں کرتا اور جو وقتی فرض ادا نہیں کرتا

[1] سورۃ الانعام، آیت 91

اللہ اس کے دائمی فرض بھی قبول نہیں کرتا۔

پس معلوم ہوا کہ دائمی ذکر کے بغیر وقتی نماز قبول نہیں ہوتی اگرچہ نمازیں ادا کرتے کرتے کمر کبڑی ہو جائے اور نمازِ وقتی کے بغیر دائمی ذکر مقبول نہیں ہوتا اگرچہ پارسائی حاصل کرنے کی کوشش میں وجود بال کی مانند (باریک) ہو جائے۔ سلطان الذاکرین کا ذکر غیر مخلوق ہے جس کے لیے برزخ اسم اللہ، اسم لِلّٰہ، اسم لَہٗ اور اسم ھُو ہیں۔ انہی کی بدولت باھُوؒ فنا فی اللہ فقیر کے مرتبہ پر پہنچا۔

بیت:

ذکرش ھُو کشد باھُوؒ نمرد است
کہ ذکر واصلان آورد برد است

ترجمہ: اے باھُوؒ! واصلین ہر آتی جاتی سانس کے ساتھ ذکرِ ھُو میں مشغول رہتے ہیں لٰہذا کبھی نہیں مرتے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ كُلُّ نَفَسٍ يَخْرُجُ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَهُوَ مَيِّتٌ

ترجمہ: جو سانس اللہ کے ذکر کے بغیر نکلے وہ مردہ ہے۔

اس مرتبہ پر پہنچ کر نفس قلب بن جاتا ہے، قلب روح بن جاتا ہے، روح سرّ بن جاتی ہے اور سرّ اسم اللہ ذات میں بدل جاتا ہے۔ اسمِ اللہ توحید ہے اور توحید غیر مخلوق ہے۔ موحد انہیں ہی کہتے ہیں جو مطلق اہلِ توحید بن جائیں۔

بیت:

چرا چشمی نہ بینی خویشتن را
کہ نفسی کشتہ باید راہزن را

ترجمہ: تیری آنکھ تیرے وجود (میں چھپے نفس) کو کیوں نہیں دیکھتی؟ تجھے چاہیے کہ اپنے راہزن نفس کو

www.sultan-ul-faqr-publications.com

مار ڈال۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ (سورۃ ق۔16)

ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

اللہ تعالیٰ انسان کے ساتھ اس طرح ہوتا ہے جس طرح ہڈی میں مغز۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ (سورۃ الذاریات۔21)

ترجمہ: اور میں تمہارے اندر ہوں، کیا تم دیکھتے نہیں!

نفس اور شیطان وجود میں اس طرح موجود ہیں جس طرح رگوں میں خون۔ وجود میں ہڈیاں بھی ہیں، مغز بھی اور رگیں بھی، لیکن اصل اہمیت مغز کی ہے۔ اہلِ علم اور علمِ فقر میں یہی فرق ہے۔ جب سالک اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تحقیق کر لیتا ہے جس میں اس نے ارشاد فرمایا:

◆ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (سورۃ المائدہ۔73)

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ اللہ تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے۔

پس انسان کے وجود میں تین خدا ہیں۔ اوّل نفس، دوم خواہشات۔ خودی پر مبنی ان دونوں خداؤں کو باہر نکال دے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو خود پر ثابت کر لے جس میں اس نے فرمایا:

◆ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورۃ النساء۔171)

ترجمہ: بیشک اللہ ہی واحد معبود ہے۔

بعد ازاں انسان حقیقی مسلمان بنتا ہے۔ گویا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل بتوں کو توڑ کر بت خانہ سے باہر نکل رہا ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ وَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا پس تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

خواہشاتِ نفس کے پیروکار خواہشاتِ نفس کے پیروکاروں کے ساتھ ہوں گے اور اللہ والے اللہ والوں کے ساتھ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يَشْغُلَكَ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ

ترجمہ: جو چیز تجھے ذکرِ اللہ سے اپنی طرف مشغول کر لے پس وہی تیرا بت ہے۔

شاید لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ 'دوڑو اللہ کی طرف'' کو فَفِرُّوْٓا مِنَ اللّٰهِ ''دوڑو اللہ سے دور'' سمجھ لیا ہے۔ اے کورچشم! تادمِ مرگ ظلمت میں گھرے رہنے والے! کیا تو نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان نہیں سنا:

لَا يَشْغُلُهُمْ شَيْءٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ طَرْفَةَ الْعَيْنِ

ترجمہ: انہیں کوئی بھی چیز پلک جھپکنے کے لیے بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی۔

کیا تو جانتا ہے کہ علم کیا ہے؟ علم راستہ ہے۔ مرشد کون ہے؟ جو ہمراہ رہے۔ جو راہ میں کسی کو اپنے ہمراہ نہ رکھے وہ گمراہ ہے جبکہ جو ہمراہ کے ساتھ ہو وہ بادشاہ ہے۔ اوّل مرتبہ فنافی الشیخ ہے، اس کے بعد فنافی الرسولؐ اور پھر فنافی اللہ کا مرتبہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (سورۃ الکہف۔24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اتنی محویت سے) کریں کہ خود کو بھی فراموش کر دیں۔

لیکن تو نے اللہ تعالیٰ کے فرمان لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ [1] ترجمہ: ''تم ہرگز اللہ کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی محبوب چیز اللہ کی راہ میں قربان نہ کردو'' کو دوسرے فرمان كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ [2] ترجمہ: ''کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو،

[1] سورۃ آلِ عمران، آیت 92 [2] سورۃ الاعراف، آیت 31

بیشک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا'' سے بدل دیا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ: موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

اس عاجز کی یہ بات اپنے دل کے کانوں سے سنو کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

◆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (سورۃ آلِ عمران۔ 185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

مگر تم نے اس روز کو فراموش کر کے غفلت کا شیطانی جام نوش کر رکھا ہے۔ مخلوق کا حق مقدم رکھتے ہو اور اللہ کا حق فراموش کر دیتے ہو۔ معلوم ہوا کہ:

◆ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔ 72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

ترجمہ: خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت نہ کرو۔

اے عزیز! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اشتغال سے اپنے دل کو شاد رکھو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ (سورۃ عبس۔ 37-34)

ترجمہ: اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے۔ اس دن ہر شخص کی ایسی (پریشان کن) حالت ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پرواہ

کردے گی۔

علما کون ہیں؟ اہلِ روایت۔ فقرا کون ہیں؟ اہلِ ہدایت۔ پس روایت ہدایت کے لیے ہوتی ہے نہ کہ رشوت اور دنیا کے مال و دولت کے لیے۔ حبِ دنیا بدعت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُبْتَدِعُوْنَ کِلَابُ النَّارِ

ترجمہ: بدعتی دوزخ کے کتّے ہیں۔

سنو! شیطان صبح سویرے طمع کا طبل بجاتا ہے، دنیا کو آراستہ اور نقش و نگار سے پیراستہ کر کے نفسانی خواہشات سے مغلوب لوگوں کو دکھاتا ہے۔ جو دنیا کے مال و دولت کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے وہ درحقیقت دنیا کو قول دیتا ہے کہ میرا تیرا غلام ہوں اور تیرے ذکر وفکر میں مشغول رہتا ہوں۔ دنیا متاعِ شیطان ہے۔ جو متاعِ شیطان اپنے ہاتھ میں لے وہ شیطان کے تابع ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَرْکُ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی بنیاد ہے۔

پس جس کے دل میں دانہ برابر بھی دنیا کی محبت ہو وہ خود کو شیطان کے درجہ میں شمار کرے۔

بیت:

باھُوؒ سہ طلاقش داد دنیا را رسولؐ
ہر کہ دنیا را نگہدارد آن ناقبول

ترجمہ: اے باھُوؒ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو تین طلاقیں دے دیں اور دنیا جمع کرنے والے کو ہرگز پسند نہیں فرمایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حُبُّ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ لَا يَسْعِيَانِ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ كَالْمَآءِ وَ النَّارِ فِيْ اَنَآءٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: دنیا اور دین کی محبت ایک ہی قلب میں نہیں سما سکتیں جس طرح پانی اور آگ ایک برتن میں جمع نہیں ہو سکتے۔

سن! یہ گوشہ نشین ہو کر جلال کا مظاہرہ کرنے والے ریاکار ہیں جو خود کو بزرگ ظاہر کرتے ہیں۔ درحقیقت شیطان کے خفیہ دکاندار ہیں جو مقامِ انا پر ہوتے ہوئے خود کو صاحبِ حضور سمجھتے ہیں لیکن اصل میں اللہ سے دور ہوتے ہیں۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں آپؐ سے ملاقات کے پانچ طریقے ہیں: اہلِ شریعت کو زمین پر خواب میں، اہلِ طریقت کو مراقبہ میں، اہلِ حقیقت کو مکاشفہ میں، اہلِ معرفت کو روحِ الٰہی کے ذریعے اور اہلِ عشق کو چشم زدن میں مجلسِ محمدیؐ کی حضوری کا استغراق حاصل ہو جاتا ہے۔ مقامِ حضور جو کہ فقر کا دریائے ژرف ہے، ہمیشہ ان کے مدنظر رہتا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ روح الامین کا مقام ہے اور اس مقام کو اہلِ دین حق الیقین سے دیکھتے ہیں۔ جان لو کہ یہ راہِ عشق ہے جو کسی بھی مذہب وملت کی کتابوں میں درج نہیں بلکہ یہ ربّ الارباب کی جانب سے (دل پر) القا کی جاتی ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج سے مشرف ہو کر واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے عاشقوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

مَنْ رَانِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ

ترجمہ: جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق اس نے حق دیکھا۔

بعد ازاں علما نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ (سورۃ النجم۔3)

ترجمہ: اور وہ (اپنی) خواہش سے کلام نہیں کرتے۔

اس لیے علما کے سوال کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

تَفَکَّرُوْا فِیْ نِعْمَآئِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی نعمتوں میں تفکر کرو، اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کے دیدار کی لذت سے بڑھ کر کوئی اور نعمت، لذت، شوق اور عیش وراحت نہیں ہے اسی لیے دونوں جہان اس کے عشق میں مبتلا اور اس کے مشتاق ہیں۔ جس نے دیدار کر لیا، اس کی اپنی ذات گم ہوگئی۔ اُسے پھر کسی نے نہیں دیکھا کہ سِرّ سِرّ تک پہنچ گیا۔ باشعور طالب دیدار کی تحقیق کرتا ہے کہ دیدار کی جستجو سے عشق کی نعمت عطا ہوتی ہے جو فنا فی اللہ بقا باللہ کے مرتبہ پر پہنچاتی ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کو صورت کی تشبیہ دینا کفر و شرک کرنا اور مردود ہونا ہے۔ اس بے مثل و بے مثال اور بے نمونہ و بے شبہ ذات کے انوار کو دیکھنا اور اس کے متعلق جستجو کرنا ہوشیار عاشق کا کام ہے کیونکہ یار کا سِرّ یار کے پاس ہی ہوتا ہے۔

ابیات:

بدیدم آنکہ رحمت سِرّ آن است
نشانی کی دہد آن لامکان است

ترجمہ: میں نے اس کی رحمت کو دیکھا تو اس کے راز کو پا لیا۔ وہ لامکان ہے اس کی نشانی کیسے دی جا سکتی ہے؟

باھُوؒ اگر کسی گفت دہ آن را نشانی
ز تو نزدیک با تو یار جانی

ترجمہ: باھُوؒ! اگر کوئی کہے کہ اس کی نشانی دو تو اسے کہہ دو کہ تیرا جانی دوست تو تیری جان سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔

جب کوئی فقیر فوت ہوتا ہے تو اس کی قبر میں سوال و جواب کے لیے منکر نکیر اُسے اٹھاتے ہیں۔ فنا فی

اللہ فقیر کی پیشانی پر اسم اللہ ذات واضح دیکھتے ہیں۔ جب فقیر ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کے دائیں ہاتھ پر اسم اللہ ذات اور بائیں ہاتھ پر اسمِ محمدؐ لکھا ہوتا ہے۔ جب فرشتے یہ احوال دیکھتے ہیں تو دہشت زدہ ہو کر کہتے ہیں:

✿ يَا عَبْدُ الصَّالِحُ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ جَزَاكَ اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا اَلَا تَخَفْ

ترجمہ: اے صالح بندے! دلہن کی نیند کی طرح سو جا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں جہان میں اجرِ خیر عطا فرمائے۔ پس خوفزدہ نہ ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (سورۃ یونس۔ 62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حکم دیا گیا ''اے محمدؐ! تمیں ہزار علوم جو کہ امورِ شریعت کے قوانین سے متعلق ہیں انہیں مخلوق سے بیان کر دیں اور تمیں ہزار علوم کی حفاظت فرمائیں کیونکہ وہ اسرار ہیں۔'' پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فنا فی اللہ کے برزخ کی بدولت ہمیشہ مشاہدۂ دیدار و حضور میں مشغول رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

⊕ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَّا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ

ترجمہ: میرے لیے اللہ کے قرب کا ایک ایسا وقت ہے جس تک نہ کسی مقرب فرشتے کی رسائی ہے نہ مرسل نبی کی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مرسل نبی تھے لیکن اللہ کے اسرارِ عشق کی بدولت فرمایا کرتے:

⊕ يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يُخْلَقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: اے محمدؐ کے ربّ! کاش تو نے محمدؐ کو پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

(اے محبوبؐ) تیس ہزار علوم کے متعلق آپ کو اختیار حاصل ہے چاہیں تو بیان فرما دیں اور چاہیں تو حفاظت فرمائیں۔ اے عزیز! یہ رسالہ طرفۃ العین توحید میں استغراق اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ملاقات اور بے انتہا عنایات کا وسیلہ ہے۔

جان لو کہ مردِ مرشد وہ ہے جو بغیر ذکر وفکر اور بنا ریاضت ومشقت تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جائے۔ اس میں شک نہ کر کیونکہ جو شک کرتا ہے کافر ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ

ترجمہ: بیشک شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

جو مرشد خود صاحبِ حضور ہو اس کے لیے اپنے طالبوں کو بھی حضوری میں پہنچانا کیا مشکل اور بعید ہے! لیکن شرط یہ ہے کہ مرشد اور طالب دونوں شریعت کی راہ سے واقف اور اس پر ظاہری و باطنی طور پر راسخ القدم ہوں۔ نص وحدیث کے مطابق راہ پر چلیں نہ کہ بدعت اور استدراج کے مطابق جو کہ شریعت کی مخالف راہ ہے۔

حضرت ابو سعید خرازؒ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَّاہِرِ فَھُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کے مخالف ہو، باطل ہے۔

فقر میں (ظاہری) علم اور جہالت نہیں ہوتی کیونکہ اگر کوئی علم کے ذریعے حق تک پہنچ سکتا تو شیطان لعنتی قرار نہ پاتا۔

اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرُ

ترجمہ: علم حجابِ اکبر ہے۔

پس جس کے لیے اللہ کافی ہو اُسے کسی اور کی کفایت کی ضرورت نہیں ہوتی، جس کا ہادی اللہ ہو اُسے کسی اور کی ہدایت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جسے حق حاصل ہو جائے اُسے کیا ضرورت کہ علم صرف و نحو اور علمِ اصول پڑھے۔ جان لو کہ جہالت عذاب ہے اور علم عین ثواب ہے۔ ثواب جنت ہے اور عذاب دوزخ۔ لیکن اہلِ محبت کا تعلق نہ ثواب سے ہوتا ہے نہ عذاب سے، بلکہ وہ محض نفس کا محاسبہ کر کے اپنی جان کباب بنائے رکھتے ہیں۔ درویشوں کے لیے صرف اللہ ہی کافی ہے کیونکہ ماسویٰ اللہ ہر شے ہوس ہے۔ حساب وشمار کو یاد رکھنے کا نام علم ہے جبکہ فقیر ذکر، فکر، عشق اور محبت میں غرق اور دیدار کا طالب ہوتا ہے۔ اہلِ دیدار عاشق اور دیوانے ہوتے ہیں جبکہ اہلِ علم روزی معاش اور لذیذ کھانوں کی خاطر دیوان خانوں میں امرا سے ملاقاتوں میں مشغول ہوتے ہیں اور نفس پروری کی وجہ سے اللہ سے بیگانے رہتے ہیں۔ جبکہ فقرا کا یار (اللہ) ہمیشہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ (سورۃ الحدید۔ 4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

فقرا اور فقہا کے درمیان کیا فرق ہے؟ فقرا ذاتِ الٰہی میں مستغرق صاحبِ ذوق و شوق ہوتے ہیں۔ فقہا مسائل کے مطالعہ کے لیے ورق گردانی کرتے رہتے ہیں۔ مسائل کا مطالعہ انہیں راہِ فقر سے علیحدہ رکھتا ہے لیکن ذکرِ اللہ سے اللہ ذاکر کا رفیق بنتا ہے۔ فقرا کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

✪ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ

ترجمہ: بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں۔

فقیہ عارف اور ولی نہیں ہوتا اور نہ ہی فقیہ واصل باللہ ہوتا ہے۔ فقیہ تو دنیاوی مرتبہ پر فائز ہوتا ہے جبکہ فقیر اللہ تعالیٰ کا ہمنشین ہوتا ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

- اَنَا جَلِیْسٌ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ

ترجمہ: جو میرا ذکر کرتے ہیں میں ان کا ہم نشین ہوتا ہوں۔

علما اور فقہا کے لیے انبیا کا وارث ہونا باعثِ فخر ہے جبکہ انبیا کا فخر فقرا ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

- اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ وَبِہٖ اَفْتَخِرُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔ فقر کی بدولت مجھے انبیا پر افتخار حاصل ہے۔

علما کے پاس دلیل کے لیے علمِ شریعت ہے اور فقرا کا ہر دم و قدم ربّ جلیل اللہ تعالیٰ کی توحید میں مستغرق ہوتا ہے۔ اگرچہ علما نے ظاہری علوم حاصل کیے ہوتے ہیں لیکن وہ راہِ معرفت سے محروم رہتے ہیں۔ جو راہِ فقر اختیار کرتا ہے اس کا نفس مر جاتا ہے اور نفس کا مرنا ہی اصل مقصود ہے کیونکہ نفس کے مرنے سے طالب اپنے ربّ اور معبود تک جلدی پہنچتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

- اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ: موت ایک پل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

جو راہِ فقر پر نہیں چلتا وہ مردود ہے۔ فَھِمَ مَنْ فَھِمَ

جو شخص اللہ کا طالب اور فقیر ہو خدانخواستہ وہ کبھی غیر شرعی کام نہیں کرتا اگرچہ اس کی ظاہری حالت خراب ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعہ کی حقیقت جاننا عین صواب ہے۔ اگر کسی کو جہالت کی بنا پر حق حاصل ہوتا تو ابوجہل کعبہ میں موجود ہوتے ہوئے کبھی بھی مرتد

www.sultan-bahoo-publications.com

نہ ہوتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جُنَّ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا

ترجمہ: جو علم کے بغیر زہد اختیار کرتا ہے وہ اپنی عمر کے آخری حصہ میں دیوانہ ہو جاتا ہے یا کافر ہو کر مرتا ہے۔

پس راہِ فقر محبت کی راہ ہے جیسا کہ اصحابِ کہف کا کتا محبت کی بدولت آدمی کے مرتبہ پر پہنچا۔

بیت:

سگ اصحاب کہف روزی چند
پی نیکان گرفت مردم شد

ترجمہ: اصحابِ کہف کے کتے نے چند روز نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی اور اس کا شمار آدمیوں میں ہو گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (سورۃ الذاریات۔56) اَىْ لِيَعْرِفُوْنِ

ترجمہ: اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

پس لِيَعْبُدُوْنِ (کا حکم) علما کے لیے ہے جو کہ مبتدی ہوتے ہیں اور لِيَعْرِفُوْنِ (کا حکم) فقرا کے لیے ہے جو کہ منتہی ہوتے ہیں۔

بیت:

باھُوؒ اللہ بما نزدیک چون گویند دور
چشم زد آنجا برد باعین نور

ترجمہ: اے باھُوؒ! اللہ میرے نزدیک ہے، اسے دور کیوں کہتا ہے! میں پلک جھپکنے میں تجھے نورِ

ذات تک پہنچا سکتا ہوں۔

جو ظاہری طور پر علم میں مشغول ہو وہ اللہ کے ذکر، فکر، استغراق اور معرفت کی باطنی راہ سے بے خبر اور محروم رہتا ہے۔ فضیلت وسیلۂ مرشد کے ساتھ حاصل ہونی چاہیے کیونکہ بغیر وسیلہ کے فضیلت کسی کام نہیں آتی۔ جس طرح فضیلت منصبِ قضا پر پہنچاتی ہے اسی طرح وسیلۂ مرشد فقر و فاقہ کی بدولت رضائے الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ امامِ اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے منصبِ قضا کو قبول و اختیار نہ کیا اور اپنی جان رضائے الٰہی کے لیے قربان کر دی۔ جو فقیر ظاہری طور پر عبادت میں مشغول نہ ہو وہ علما کے نزدیک بظاہر گناہگار رہتا ہے جبکہ علما جو کہ ظاہری عبادت میں ہی مشغول رہتے ہیں وہ فقرا کے نزدیک باطنی طور پر گناہگار ہوتے ہیں۔ کیونکہ علما حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ پر ہوتے ہیں جو ظاہری طور پر اللہ سے کلام کرتے تھے اور فقیر باطن میں حضرت خضر علیہ السلام کے مرتبہ پر ہوتے ہیں جن کا قصہ سورۃ الکہف میں بیان ہوا ہے کہ خضر علیہ السلام نے کشتی توڑی، بچہ قتل کیا اور دیوار کو تعمیر کر دیا[1]۔ جب تو کسی فقیر کو علم، ذکر و فکر اور تقویٰ کے حصول کے لیے زہد و ریاضت کی مشقت میں دیکھے تو جان لے کہ وہ ابھی تک گمراہی کے جنگل میں بھٹک رہا ہے اور (اللہ سے) حجاب میں ہے جب تک کہ وہ توحید میں غرق ہو کر فنا فی اللہ کی حضوری میں نہ پہنچے۔

جان لو کہ وسیلت بہتر ہے فضیلت سے۔ کیونکہ گناہ کرتے وقت اگر نفس کو علمِ فضیلت اور آیاتِ قرآن و حدیث بتائی جائیں، دوزخ کا خوف دلایا جائے، جنت کی لذات سے آگاہ کیا جائے، مسائلِ فقہ بیان کیے جائیں، اللہ اور شافع روزِ جزا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ڈرایا جائے، آخرت کے عذاب، پل صراط اور روزِ جزا کے دیگر احوال نفس کے سامنے بیان کیے جائیں تب بھی نفس کسی صورت گناہ سے باز نہیں آتا۔ البتہ گناہ کرتے وقت مرشد کے نام کا وسیلہ اختیار کیا جائے یا مرشد کا نام لے کر اُس سے فریاد کی جائے یا مرشد کی صورت کو واسطہ بنایا جائے یا اسم اللہ ذات اور اسم محمدؐ کے برزخ کو تصور میں لایا جائے تب نفس گناہ سے باز آتا ہے اور اللہ

---

[1] مکمل واقعہ پڑھنے کے ملاحظہ فرمائیں سورۃ الکہف، آیت 66 تا 82

کے قہر سے خوفزدہ رہتا ہے۔ پس مرشد کا وسیلہ فضیلت سے بہتر ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا کے ساتھ زنا سے فضیلت نے نہیں بچایا بلکہ وسیلہ نے بچایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے درمیان (ان کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کا) وسیلہ رکاوٹ بن گیا جس نے قدرتِ الٰہی سے ان دونوں کو زنا سے بچالیا۔ پس فقیر کامل کی ایک نظر تمام عمر کی عبادت، تمام علمِ فضیلت حاصل کرنے اور تمام مسائلِ فقہ سیکھنے سے بہتر ہے کیونکہ علمِ ظاہر جلد اور کھال پر ہی اثر انداز ہوتا ہے۔ معرفتِ توحید کا علم دوست ہے جو فقیر کے سینہ میں اسرارِ الٰہی منکشف کرتا ہے۔ علما مردہ دل لوگوں یعنی دوسرے علما سے علم حاصل کرتے ہیں جبکہ فقرا اللہ حیّ قیوم سے علم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

◆ وَ عَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا O (سورۃ الکہف۔65)

ترجمہ: اور ہم نے اسے اپنا علمِ لدنّی سکھایا۔

علما معاش اور مردار دنیا کے مال و دولت کے طلبگار ہوتے ہیں اور فقیر کی طلب اللہ کا دیدار ہے۔ علما پر آتشِ دوزخ حرام ہے لیکن فقیر پر جنت اور دوزخ دونوں حرام ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ (سورۃ الکہف۔110)

ترجمہ: وہ اپنے ربّ کے لقا کی امید رکھتے ہیں۔

جو دنیا اور اہلِ دنیا کو پیشِ نظر رکھتا ہو وہ درویش نہیں بلکہ دونوں جہان میں ملعون ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

⊕ اَلدُّنۡیَا مَلۡعُوۡنٌ وَ مَا فِیۡھَا مَلۡعُوۡنٌ اِلَّا ذِکۡرُ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: دنیا بھی ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے۔

⊕ اَلۡاِیۡمَانُ بَیۡنَ الۡخَوۡفِ وَ الرِّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ

ترجمہ: طالبِ دنیا ہیجڑا ہے، طالبِ عقبیٰ عورت ہے اور طالبِ مولیٰ مرد ہے۔

یعنی اہلِ ایمان ان دو (خوف اور رجا) کے درمیان ہوتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ○ (سورۃ النجم۔17)

ترجمہ: ان کی آنکھ نہ کسی طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

طالبِ مولیٰ مرد ہوتا ہے۔ صاحبِ رضا قاضی جو توحید میں مستغرق ہو وہ فنا فی اللہ فقیر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل توحید میں استغراق اور حضوری، دوم مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ''ترجمہ: مرنے سے قبل مر جاؤ'' کا مرتبہ پا کر باطن کو معمور کرنا۔

جان لو کہ فنا فی اللہ فقیر کا مقام چودہ طبقات میں نہیں بلکہ اس کا مقام توحید میں استغراق ہے۔ مقامِ توحید کہاں ہے؟ جہاں اللہ ہے۔ اللہ کہاں ہے؟ اللہ میرے ساتھ ہے۔ میں کہاں ہوں؟ اللہ کے ساتھ۔ چودہ طبقات کے مقامات پیاز کے پردہ کی مانند ہیں، فقیر کا مقام توحید ہے جسے وہ پسند کرتا ہے۔ اہلِ مقامات حجاب میں ہیں کیونکہ وہ کل (مستقبل) کے امیدوار ہیں۔ فقیر صاحبِ عشق اور سراپا نور ہے جو شب و روز وحدت میں غرق اور مسرور رہتا ہے۔ اہلِ مقامات کی نگاہ ظلمت کی وجہ سے تاریک رہتی ہے کیونکہ وہ خدا سے جدا ہوتے ہیں۔ فقرا کی نگاہ روشن ہوتی ہے کیونکہ وہ یکتا باخدا ہو چکے ہوتے ہیں۔ نہ خدا نہ خدا سے جدا۔ اللہ کی مثال کسی شے سے نہیں دی جا سکتی، وہ ہر چیز پر قادر اور حیّ قیوم ذات ہے۔ اے طالب! جب تک تُو حق کو پا کر زندہ نہیں ہو جاتا حق تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰیٰتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی آیات میں تفکر کرو، اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کی ذات بے چون وچگون اور ہر شبہ ومثال سے پاک ہے۔ وہ چھ جہات میں نہیں بلکہ ہر جگہ حاضر وناظر، سمیع وبصیر، علیم وحکیم اور قدیم ربّ ہے۔

فقرا کے لیے کسی قسم کا کوئی عذاب اور حساب نہیں۔ نہ موت کا، نہ قبر کا، نہ منکر ونکیر کا، نہ میدانِ حشر کا، نہ اعمالنامہ وپل صراط کا اور نہ ہی دوزخ کا۔ نہ ہی ان کے لیے بہشت کا اجر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حَلَالُھَا حِسَابٌ وَحَرَامُھَا عِقَابٌ

ترجمہ: حلال پر حساب ہے اور حرام پر عذاب۔

پس فقیر حلال وحرام مال کی طلب میں نہیں ہوتا بلکہ اس کی طلب صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا (سورۃ الجاثیہ۔15)

ترجمہ: جس نے کوئی نیک عمل کیا سو اپنی ہی جان (کے فائدہ) کے لیے۔ اور جس نے برائی کی تو (اس کا وبال بھی) اسی پر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ

ترجمہ: مفلس اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

مفلس فقیر کو کہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (سورۃ آل عمران۔97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہو گیا وہ امان پا گیا۔

حدیثِ مبارکہ ہے:

اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللهُ

ترجمہ: جہاں فقر کی تکمیل ہوتی ہے پس وہیں اللہ ہے۔

جان لو کہ جب قیامت کے روز جنت میں دیدار کا حکم ہوگا تو سب لوگ نظر کی ایک ہی تجلّی سے ہزاروں سال (مدہوش) پڑے رہیں گے۔ نہ ان میں دیدار کی طاقت ہوگی نہ سر اٹھانے کی ہمت۔ لیکن سوختگانِ عشق و محبت اور اٹھارہ ہزار عالموں کے فقیر اور درویش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت میں دیدار میں محو ہوں گے۔ عام مسلمان اور مومن بہشت میں پہنچ کر جمعیت حاصل کریں گے لیکن اہلِ دیدار کو دیدار سے جمعیت حاصل ہوگی۔ بہشت ان کے لیے مردار کی مانند ہوگی کیونکہ دنیا و آخرت میں دیدار کی لذت کے برابر کوئی لذت نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے کوئی امید نہیں رکھتا اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی سے ڈرتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللهِ

ترجمہ: اللہ کے حکم کے بغیر ذرّہ بھی حرکت نہیں کر سکتا۔

بیت:

باھُوؒ اگرچہ نیست با ما علم ظاہر
ز علمش باطنی جان گشتہ طاہر

ترجمہ: اے باھُوؒ! اگر چہ ہمارے پاس علمِ ظاہر نہیں ہے لیکن علمِ باطن کی بدولت ہماری جان پاک ہو چکی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ (سورۃ الکہف۔ 65)

ترجمہ: اور ہم نے اسے اپنا علمِ لدنّی سکھایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَطِیْرُ فِی الْھَوَآءِ وَ یَاْکُلُ النَّارَ وَ یَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ فَھُوَ تَرَکَ السُّنَّۃَ مِنْ سُنَّتِیْ فَاضْرِبْہُ بِالنَّعْلَیْنِ

ترجمہ: اگر چہ تم کسی شخص کو ہوا میں اُڑتا ہوا یا آگ کھاتا ہوا یا پانی پر چلتا ہوا دیکھو لیکن اگر وہ میری سنت کا تارک ہو تو اُسے جوتوں سے مارو۔

کیا تم جانتے ہو کہ ذکرِ قلب کیا ہے، قلب کسے کہتے ہیں اور قلب کی کیا نشانی ہے؟ جو طالب ذکرِ قلب کرتا ہو اس کا باطن باصفا ہو جاتا ہے اور اس کا آئینۂ قلب حلب[1] کے شیشے کی مانند دیدار کراتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: مومن رحمٰن کا آئینہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

رَاَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو دیکھا۔

حبسِ دم کرنا اور دل کو جنبش دینا ذکرِ قلب نہیں ہے بلکہ یہ اہلِ کلب یعنی کتّوں کا کام ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

---

[1] ملک شام کا ایک شہر جو شیشوں کے کام کے لیے مشہور ہے۔

اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتّے ہیں۔

صاحبِ قلب کو اللہ کے سوا کسی کی طلب نہیں ہوتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ

ترجمہ: حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

صاحبِ قلب کے دل میں خطرات اور وساوس نہیں آتے کیونکہ اس کے قلب سے خناس وخرطوم نکل چکے ہوتے ہیں۔ وہ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ ترجمہ: ''قلب کو زندہ کرنے والا اور نفس کو مارنے والا'' بن جاتا ہے کیونکہ ذکرِ قلب کرنے والا اللہ سے یگانہ اور غیر ماسویٰ اللہ سے بیگانہ ہوتا ہے۔ صاحبِ زندہ قلب کی کوئی بھی شب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، انبیا کرامؑ، اصحابِ رسولؓ، فقرا اور اولیا کی صحبت کے بغیر نہیں گزرتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآئِہٖ

ترجمہ: اولیا اللہ کے قلوب پر سکوت حرام ہے۔

دل کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلزم قرار دیا ہے یعنی بہتے پانی والا سمندر۔ جس طرح سمندر کا پانی کسی وقت بھی نہیں رکتا اور دن رات رواں رہتا ہے دل کا سمندر بھی بالکل اسی طرح ہوتا ہے۔ ابتدائے ازل سے انتہائے ابد تک قلب کا یہ قلزم ذکرِ اللہ سے زندگی پا کر ہمیشہ رواں رہتا ہے اور کسی بھی وقت نہیں ٹھہرتا۔ صاحبِ قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا مشغول ہوتا ہے کہ لذاتِ نفسانی، معصیتِ شیطانی اور طلبِ دنیا فانی مکمل طور پر بھول جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَذَّتُ الْاَفْکَارِ خَیْرٌ مِّنْ لَذَّتِ الْاَذْکَارِ

ترجمہ: افکار کی لذت اذکار کی لذت سے بہتر ہے۔

اہلِ قلب ہمیشہ حضورِ حق میں رہتے ہیں اور مرتبۂ محمدی کے حامل ہوتے ہیں۔ اہلِ قلب فقیر اولیا اللہ کو کہتے ہیں اور فقیر اولیا اللہ انہیں کہتے ہیں جو لایحتاج ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

لیکن ہر شے فقیر کی محتاج ہوتی ہے۔ جو شخص خود کو اہلِ قلب کہتا ہو لیکن معاش کے لیے بادشاہ سے سونا و چاندی اور مال و دولت کا خواہشمند ہو وہ جھوٹا اور اہلِ سلب ہے۔ صادق طالب حقیقت جان جاتا ہے کہ وہ (مردار دنیا کا طالب) کتا ہے۔ صاحبِ قلب کے پاس اللہ کی قبا ہوتی ہے۔

حدیثِ قدسی ہے:

اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ

ترجمہ: بیشک میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہیں جنہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پس صاحبِ قلب جب اللہ کی قبا اوڑھتا ہے تو اس کا قالب بھی قلب بن جاتا ہے اور 'ہمہ اوست در مغز و پوست'[1] والا معاملہ ہوتا ہے۔ فقیر کے مغز و پوست میں اسمِ اللہ اور ذکرِ اللہ جاری ہو جاتا ہے، اس کی ہڈیوں میں اسمِ اللہ اور ذکرِ اللہ جاری ہوتا ہے، حتیٰ کہ اس کے خون میں بھی اسمِ اللہ اور ذکرِ اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ اگر ذکرِ قلب کرنے والے ذاکر کے خون کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو وہ قطرۂ خون زمین پر اسمِ اللہ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ اس کی ہر رگ میں، آنکھوں پر، کھال پر، زبان پر، کانوں پر اسمِ اللہ اور ذکرِ اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ذاکر کا تمام وجود اسمِ اللہ بن جاتا ہے اور اس میں اسمِ اللہ ذات اس طرح جاری ہوتا ہے کہ خناس و خرطوم، شیطانی وساوس و خطرات اور شیاطین باقی نہیں رہتے اور وہ مقامِ پاکی حاصل کر لیتا ہے۔ اس کا وجود قدرتِ الٰہی کا نمونہ بن جاتا ہے۔ فقیر جو کچھ بولتا ہے گویا اللہ اپنی قدرت سے کلام کرتا ہے، فقیر جو

[1] ہر چیز کے ظاہر و باطن میں اللہ کی ذات جلوہ گر ہے۔

کچھ اپنے کانوں سے سنتا ہے اسمِ اللہ ذات سے سنتا ہے گویا اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے سنتا ہے، فقیر جو کچھ بھی دیکھتا ہے اسے اسمِ اللہ ذات ہی دکھائی دیتا ہے گویا اللہ تعالیٰ چشمِ قدرت سے خود دیکھتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ۔ 115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی رُخ کرو گے اللہ کا چہرہ پاؤ گے۔

یہی ہیں 'ہمہ اوست در مغز و پوست' کے معنی۔ اے دوست! شریعت پر مضبوطی سے ڈٹے رہو کیونکہ اس میں استدراج نہیں۔ میں استدراج سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ دنیا کو پسند کرنے والا فقیر دشمنِ خدا ہے۔ اس پر کسی صورت اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔ بادشاہ اور امرا کا واقف کار بھی دشمنِ خدا ہے۔ فقیر اللہ کے عشق اور محبت میں مسرور رہتا ہے۔ ذاکرِ قلب مرتبہ سلطانی کا حامل ہوتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر اللہ سے وصال پا چکا ہوتا ہے۔ ذاکرِ قلبی اسے کہتے ہیں جس کے قلب میں مرنے کے بعد بھی ذکرِ اللہ جاری رہے۔ اس کی قبر درحقیقت قبر نہیں بلکہ خلوت گاہ ہوتی ہے جہاں وہ اللہ کے ساتھ مشغول رہتا ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:

❖ اَنَا جَلِیۡسٌ مَعَ مَنۡ ذَکَرَنِیۡ

ترجمہ: جو میرا ذکر کرتے ہیں میں ان کا ہم نشین ہوتا ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❖ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا یَمُوۡتُوۡنَ بَلۡ یَنۡتَقِلُوۡنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ

ترجمہ: بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

ذکرِ روح طوفانِ نوحؑ کی مثل ایک عمیق سمندر ہے جس میں (اللہ سے ملنے کا) شوق و اشتیاق کی پیاس ہوتی ہے۔ ذکرِ سِرّ کرنے والا صاحبِ اسرار بن جاتا ہے جو ذاتِ الٰہی کے سوا غیر ماسویٰ اللہ سے بیزار رہتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

یہ فقیر باھُوؒ کہتا ہے کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه ترجمہ: ''جہاں فقر کی تکمیل ہوتی ہے پس وہیں اللہ ہے۔'' کا مرتبہ جب حاصل ہو جائے تو فقیر اٹھارہ ہزار عالم کا نظارہ دیکھتا ہے، اس کا سینہ تیس ہزار اسرار کا خزینہ بن جاتا ہے، اس کی مستی ہوشیاری اور نیند بیداری کی مثل ہوتی ہے۔ اگر آسمان چکی کی مثل اس کے سر پر گر جائے تب بھی وہ رضائے الٰہی سے سر نہیں پھیرتا۔ جان لو کہ راہِ فقر ورد وظائف اور تسبیحات میں ہے نہ صحیح مسائلِ فقہ سیکھنے میں۔ شریعت کے ساتھ وابستہ رہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ روزِ الست کی طرح مست رہو جس طرح اونٹ کانٹے دار جھاڑیاں کھاتا ہے اور بارِ گراں بھی اٹھاتا ہے۔ سن! جو مرشد خود مردار دنیا کا طالب ہو حیوان کی مثل ہے۔ وہ اپنے طالب سے کیا باخبر ہوگا! مرشد تو اس طرح ہونا چاہیے جس طرح اس فقیر باھُوؒ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا خُذْ بِیَدِیْ 'میرے ہاتھ پکڑو' اور بیعت فرمایا جس سے فقیر کی چشم ظاہر و باطن ایک ہوگئی اور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے راہِ توحید الٰہی پر گامزن ہو کر اللہ سے واصل ہو گیا۔ اب وہ کشف و کرامات سے بیزار ہے۔ فقیر کے لیے بس یہی کرامت کافی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملاقات کا شرف بخشا جس کی بدولت ازل تا ابد ہر چیز سے باخبر اور باطنی طور پر بیدار و ہوشیار ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

✪ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب نہیں سوتا۔

پس مردہ دل اہلِ ناسوت کی نیند غفلت ہے اور زندہ دل اہلِ قلب کی نیند (حضوری میں) جواب باصواب پانا ہے۔ اہلِ زندہ قلب کا مقام علیین ہے اور اہلِ مردہ دل کا مقام سجین ہے جس کے متعلق کہا گیا اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ 'پست سے پست تر'۔

آدمی کے وجود میں جو نفس ہے وہ تین قسم کا ہوتا ہے۔ جس کا نفس کفار اور اہلِ زنار کی خصلتیں رکھتا ہو وہ دنیا اور کفار کے ساتھ مخلص ہوتا ہے۔ یہ نفسِ امارہ ہے جو راہزن ہے۔ جس کا نفس منافقت کی

خصلت رکھتا ہو وہ منافقوں کے ساتھ ہی مخلص ہوتا ہے، یہ نفسِ لوامہ ہے۔ جس کا نفس ظالم دنیاداروں کی خصلت رکھتا ہو وہ نفسِ ملہمہ ہے۔ جس کا نفس علمِ شریعت، علمائے عامل، فقرائے کامل، خدا پرست اور خشیتِ الٰہی رکھنے والوں سے دوستی رکھتا ہو، ذکرِ الٰہی میں مستغرق، عبودیت اور ربوبیت میں کامل ہو وہ نفس مطمئنہ ہے اور یہ نفس انبیا اور اولیا کا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (سورۃ الفجر۔ 30-27)

ترجمہ: اے نفسِ مطمئنہ! تو اپنے ربّ کی طرف لوٹ آ کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تم سے راضی۔ پس تو میرے کامل بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

علما صاحبِ ظن ہیں جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❖ ظَنُّ الْمُؤْمِنِیْنَ خَیْرًا

ترجمہ: مومنین کا گمان خیر ہوتا ہے۔

فقرا صاحبِ وطن ہیں جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❖ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: وطن کی محبت ایمان سے ہے۔

وہ جو روزِ الست سے ان کا وطن ہے۔ علما ظاہری منزل ومقام حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں یعنی بہشت۔ لیکن فقرا کے لیے ایسی منزل حرام ہے کیونکہ وہ ازل تا ابد احرام باندھے ہوتے ہیں اور اللہ کے دیدار کی فرحت سے ہی ان کا حج مکمل ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❖ مَنْ لَّہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا پس اسے سب کچھ مل گیا۔

علما قل (قیل وقال) میں مشغول رہتے ہیں اور فقرا کُل (اللہ) کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔ علما اہلِ

کتاب ہیں اور فقرا قطب الاقطاب ہیں۔علما کی عقل کتاب کے باب وفصل میں الجھی رہتی ہے جبکہ فقرا کو توحید سے وصل حاصل ہوتا ہے۔علما اوراق پر لکھے حروف وسطور کے مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں جبکہ فقرا عشق اور وحدانیت میں غرق فنافی اللہ ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے نہ تمہارے اعمال کو۔لیکن وہ تمہارے قلوب کو اور تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے۔

فقیرِ صاحبِ قلب ہے، اُسے محبوبیت کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ ج تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا O (سورۃ الکہف۔28)

ترجمہ: اور آپ خود کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھیں جو صبح وشام اپنے ربّ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں! اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

فقرا کا دشمن درحقیقت اللہ کا دشمن اور دنیا کا محبوب ہوتا ہے۔دنیا کا محبوب ریاکار ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلرِّیَآءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ وَالْکُفْرُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: ریا کفر سے بھی شدید ہے اور کفر آگ کی طرف لے جاتا ہے۔

اللہ کے قہر اور فقرا کے غضب سے بچ جاؤ ورنہ قارون کی مانند تحت الثریٰ میں پہنچ جاؤ گے۔ فقرا کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا۔ جو اسمِ اللہ ذات، اسمِ محمدؐ اور ذکرِ جہر کو پسند نہیں کرتا وہ منافق ہے کیونکہ وہ اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے دلگیر ہوتا ہے۔ البتہ شیطان کے نام اور دنیا کے مال و دولت سے بہت خوش ہوتا ہے۔ یا پھر وہ باطن میں کافر ہوتا ہے کیونکہ وہ راہِ محمدیؐ سے برگشتہ ہو چکا ہوتا ہے۔ میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَللّٰھُمَّ اَحۡیِنِیۡ مِسۡکِیۡنًا وَّ اَمِتۡنِیۡ مِسۡکِیۡنًا وَّ احۡشُرۡنِیۡ فِیۡ زُمۡرَۃِ الۡمَسَاکِیۡنِ

ترجمہ: اے میرے اللہ! مجھے مسکینوں والی زندگی عطا فرما، مجھے مسکینوں والی موت دینا اور میرا حشر بھی مسکینوں میں کرنا۔

مسکین فقیر کو کہتے ہیں۔ فقیر باھُوؒ کہتا ہے:

❖ اَفۡضَلُ مِنۡ جَمِیۡعِ الۡاَعۡمَالِ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ وَ الۡمَلٰئِکَۃِ تَرۡکُ الدُّنۡیَا وَ تَرۡکَ الدُّنۡیَا خَیۡرٌ مِّنۡ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیۡنِ

ترجمہ: ترکِ دنیا تمام جن و انس اور ملائکہ کے اعمال سے افضل ہے۔ ترکِ دنیا دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلدُّنۡیَا مَزۡرَعَۃُ الۡاٰخِرَۃِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

فقیر کے پاس نذرانے میں جتنے بھی سکے (یعنی مال و دولت) بطور نذرانہ رات کے وقت آتے ہیں وہ انہیں دن کے لیے بچا کر نہیں رکھتا اور جو نذرانے دن میں آتے ہیں انہیں رات کے لیے بچا کر نہیں رکھتا بلکہ سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے۔ یہ فقیر باھُوؒ کہتا ہے کہ دنیا ابوجہل اور یزید کی طرح

ہے نہ کہ رابعہ بصریؒ اور بایزید بسطامیؒ کی طرح۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ابوجہل نے جنگ نہیں کی تھی بلکہ اصل وجہ دنیوی مال تھا۔ اگر ابوجہل کے پاس دنیوی مال و دولت نہ ہوتی تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کرتا۔ امامین پاک حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ یزید نے جنگ نہیں کی بلکہ دنیا نے کی۔ اگر یزید پلید کے پاس دنیا نہ ہوتی تو وہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی اطاعت کرتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

- اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ

ترجمہ: مفلس اللہ کی امان میں ہوتا ہے۔

- اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا یَحْصِلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ

ترجمہ: دنیا فریب ہے اور یہ فریب کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔

جو فریب کا طالب ہو وہ اللہ سے دوری کے مرتبہ پر ہوتا ہے۔ پس دنیا کو سوائے منافق کے کوئی پسند نہیں کرتا کیونکہ دنیا کذب ہے اور اس کے طالب کذاب ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

- اَلْکَذَّابُ لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ

ترجمہ: کذاب ہرگز میری امت میں سے نہیں۔

- اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَاجْعَلْ فِیْہَا طَاعَۃٌ

ترجمہ: دنیا ایک ساعت کی ہے پس اس میں طاعت کرنی چاہیے۔

- اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَلَنَا فِیْہَا صَوْمٌ

ترجمہ: دنیا ایک روز کی ہے، ہمیں اس میں روزے سے رہنا چاہیے۔

علما اگرچہ فرشتہ صفت ہوں لیکن اگر وہ دنیا کو پسند کرتے ہیں تو ان سے دور رہو کیونکہ دنیاداروں کے

ساتھ میل جول سے طالب دنیادار بن جاتا ہے اور دنیاداروں سے دین کا کوئی نفع حاصل نہیں ہوتا۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللہ

ترجمہ: فرشتوں کو اگرچہ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے لیکن ان کی رسائی مقامِ لِیْ مَعَ اللہ تک نہیں ہے۔

مرشد کامل صاحبِ حضور ہوتا ہے نہ کہ دنیا، بہشت اور حور کا طالب کیونکہ ان چیزوں کا طالب درحقیقت مزدور ہے۔ جان لو کہ مرشد کامل مکمل اُسے کہتے ہیں جو اگر طالب سے ریاضت کروانا چاہے تو چالیس یا بیس یا دس یا پانچ یا دو یا پھر ایک چلہ کرواسکتا ہے یا پھر بیس روز، دس روز، پانچ روز یا ایک روز کا چلہ کرواسکتا ہے۔ اگر عطا کرنا چاہے تو تمام مقامات و منازل پلک جھپکنے میں طے کروا سکتا ہے وہ بھی اس طرح کہ ابتدا سے انتہا تک پہنچا کر ہر چیز کا مشاہدہ کروادے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں داخل کر دے۔ اس راہ کی معراج باطن میں حاصل ہوتی ہے نہ کہ استدراج میں۔ ذکر وہی ہے جو ذاکر پر مؤکل ہو اور بغیر خیال اور توجہ کے جاری رہے البتہ فکر وہ ہے جس پر ذاکر مؤکل بنے۔ عشقِ توحید وہ ہے جس پر اشتیاق مؤکل ہو اور اس کی بدولت ذکرِ اللہ کے سوا نہ خواب میں کچھ دکھائی دے نہ بیداری میں۔

جان لو کہ علم ایک حرف میں ہے اور وہ حرف تیرے لیے دونوں جہان میں کافی ہے کیونکہ اس حرف کو خاص شرف حاصل ہے۔ وہ حرف کونسا ہے؟ جان لو کہ اللہ کے نام کے علاوہ غیر کا نام لینا حرام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَّ کَثَّرَتُھَا لِلْجُھَّالِ

ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے اور اس کی کثرت جاہلوں کے لیے ہے۔

علم وہ حاصل کرنا چاہیے جو اعمال کی طرف مائل کرے نہ کہ وہ جو وبالِ جان بن جائے۔ وہ علم حاصل کرنا چاہیے جو کمال کو پہنچا دے نہ کہ وہ جو جہالت میں غرق رکھے۔ علم وہ حاصل کرنا چاہیے جو وصال تک پہنچا دے نہ کہ وہ جو بد خصلتیں پیدا کرے۔

بیت:

باھُوؒ علم صرف و نحو داری یا علم خوانی اصول

این ہمہ جہل است و غفلت جز خدا کردن حصول

ترجمہ: اے باھُوؒ! تو علمِ صرف و نحو جانتا ہو یا علمِ اصول پڑھتا ہو، لیکن اللہ کے وصال کے بغیر یہ سب جہالت اور غفلت ہیں۔

جان لو کہ فقیر کو حق کی جانب سے علم حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورۃ البقرہ۔31)

ترجمہ: اور اللہ نے آدمؑ کو تمام اسما کا علم سکھایا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے علم کس سے سیکھا؟ پیغمبرِ خدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علم کس سے سیکھا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ

ترجمہ: میرے ربّ نے مجھے ادب سکھایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (سورۃ بنی اسرائیل۔70)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

لوگوں سے ہوشیار رہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.sultan-ul-faqr-publications.com

◆ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ (سورۃ یٰسین۔30)

ترجمہ: ان کے پاس کوئی رسول نہ آتا تھا مگر یہ کہ وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

لوگوں کی ایذا رسانی سے پریشان نہ ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (سورۃ آل عمران۔18)

ترجمہ: اللہ نے اس بات کی گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی (گواہی دی) کہ وہ ہر تدبیر عدل کے ساتھ فرمانے والا ہے۔

علما کو اسباب سے امید ہوتی ہے جبکہ فقرا مسبب سے امید رکھتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (سورۃ الطلاق۔3)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے پس وہ (اللہ) اس کے لیے کافی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِیْ

ترجمہ: دنیا تمہارے لیے ہے اور عقبیٰ بھی تمہارے لیے ہے، میرے لیے صرف مولیٰ ہی کافی ہے۔

علما کہتے ہیں کہ فقرا بے عقل اور بے شعور ہیں لیکن یہ علما جانتے نہیں کہ فقرا کا دل اسمِ اللہ ذات کے ساتھ پیوستہ رہتا ہے اور وہ صاحبِ درد (عاشق) ہیں۔

بیت:

باھُوؒ بس حجاب است علم و ذکر و فکر
جز بہ فی اللہ غرق غیرش راہ مبر

ترجمہ: اے باھُوؒ! فنا فی اللہ ہوئے بغیر علم، ذکر اور فکر سراسر حجاب ہیں۔ اس لیے غیر اللہ کا راستہ اختیار نہ کر۔

جب تک اللہ کے عاشق اور وصال کے طلبگار کو علم، ذکر، فکر، تمام مقامات اور کشف و کرامات بھول نہیں جاتیں تب تک حق حاصل نہیں ہوتا۔

سیّدنا غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ نے ارشاد فرمایا:

✤ وَمَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: جس نے حصولِ وصل کے بعد عبادت کا ارادہ کیا پس تحقیق اس نے اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (سورۃ الحجر۔99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ یقین کو پہنچ جائیں۔

درحقیقت جب تک طالب فنا فی اللہ ہو کر توحید میں غرق نہیں ہوتا تب تک حضوری بھی مکمل حجاب ہے اور قرب بھی سراسر عذاب ہے۔ اس مقام پر مشاہدہ مجاہدہ بن جاتا ہے اور مجاہدہ مشاہدہ۔ مراقبہ اسے کہتے ہیں کہ طالب آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرتا ہے تو جس جگہ جانا چاہتا ہے خود کو اسی جگہ دیکھتا ہے اور چشمِ ظاہر و باطن سے اس کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جسے مراقبہ میں یہ احوال حاصل نہ ہوں تو یہ مراقبہ نہیں گویا بلی کا چوہے کو پکڑنے کے لیے آنکھیں بند کرنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (سورۃ آلِ عمران۔54)

ترجمہ: اور انہوں نے تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ اور اللہ بہترین تدبیر فرمانے والا ہے۔

اصل مراقبہ تو اسے کہتے ہیں جو طالب کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دے یا وحدانیت میں غرق کر دے۔ ابیات:

غم دنیا و عقبٰی رفتہ از دل
چون پیش وحدت آمد راہ مشکل

ترجمہ: جب وحدت کی مشکل راہ پیش آئی تو دنیا اور عقبیٰ کی ہر پریشانی دل سے نکل گئی۔

فنا فی اللہ شوم در لامکانی
کہ نظرش برکشم از جاودانی

ترجمہ: میں لامکان میں پہنچ کر فنا فی اللہ ہو گیا اور اس جاودانی ذات کی نظر ہمیشہ کے لیے مجھے حاصل ہو گئی۔

کہ سینہ عارفان سرّ الٰہی
ترا واقف کنم از حق آگاہی

ترجمہ: عارفین کے سینے میں اللہ کا راز ہے۔ (اے طالب آ تا کہ) تجھے حق سے آگاہ کروں۔

باھُوؒ غم نیست رہبر پیش راہ است
کہ دستم دامنش با مصطفیؐ است

ترجمہ: باھُوؒ کو کوئی غم نہیں کیونکہ راہِ حق پر میرا راہبر میرے آگے موجود ہے اور میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن اپنے ہاتھ میں تھام رکھا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰى فَهُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰى وَ مَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰى فَهُوَ طَالِبُ الْمَوْلٰى

ترجمہ: جس نے دنیا طلب کی وہ طالبِ دنیا ہے، جس نے عقبیٰ طلب کی وہ طالبِ عقبیٰ ہے اور جس نے مولیٰ کی طلب کی پس وہ طالبِ مولیٰ ہے۔

اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ

ترجمہ: اب بھی ویسے ہی ہے جیسے (پہلے) تھا۔

باھُوؒ فقر کیا ہے؟ فقر ایک صورت ہے جو بہت ہی خوبصورت، ملیح اور صحیح نسخہ ہے۔ یہ صورتِ فقر غیر ماسویٰ اللہ سے پاک ہے۔ دونوں جہان اس صورت کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ جو اس صورت کا

دیدار کر لے وہ حق تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ سرِّ فقیر سرِّ خدا ہے۔ فقیر کے کان کلامِ الٰہی سنتے ہیں۔ فقیر کی زبان سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝[1] نکلتا ہے۔ فقیر کا ہاتھ شاھت الوجوہ[2] ہے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے کفار کی جانب خاک پھینکی اور وہ خاک آگ کے انگاروں میں بدل گئی جس سے تمام کفار جل گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے محمدؐ! وہ آپ کا ہاتھ نہیں تھا بلکہ وہ ہمارا دستِ قدرت تھا۔" فقیر کی آنکھ کو عین الیقین حاصل ہوتا ہے۔ فقیر کا دل بیت المعمور میں دائمی حاضر رہنے والا مدینۃ القلب ہوتا ہے۔ فقیر کا سینہ علومِ لدنّی سے پُر مقامِ سدرۃ المنتہیٰ ہوتا ہے۔ فقیر کا قدم عرش پر ہوتا ہے اور فقیر کا مطالعہ درج ذیل آیت ہوتی ہے:

◆ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (سورۃ الاحزاب۔39)

ترجمہ: اور اللہ حساب لینے والا کافی ہے۔

فقیر ایسا عاشق ہوتا ہے گویا سولی پر لٹکا یا ہوا اور اس کی لاش اس پر سوار ہو۔ فقیر کی ابتدا روزِ ازل ہے اور فقیر کی نظر ابد پر ہوتی ہے۔ فقیر دنیا کو فانی دیکھتا ہے اور اللہ کو باقی جانتا ہے اس لیے اپنے ہاتھ دونوں جہانوں سے جھاڑ لیتا ہے۔ فقیر اگر ہر در پر سوال کرتا ہے تو اُسے حقارت سے مت دیکھو درحقیقت وہ سب سے زیادہ غنی اور لا یحتاج ہوتا ہے اور محض اپنے نفس کو رسوا کرنے کے لیے گدائی کرتا ہے۔ اس کا سوال کرنا درحقیقت سوال نہیں بلکہ مستیٔ عشق اور کمالِ محبت ہے۔ اس کا یہ عمل ہجر سے پریشان طالبوں کو وصال عطا کرنے کے لیے ہے۔ فقرا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

◆ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ (سورۃ الضحیٰ۔10)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کریں۔

علما کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

1 ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ اللہ واحد ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ (سورۃ اخلاص 2-1)

2 ترجمہ: ان کے چہرے مسخ ہو جائیں۔ یہ الفاظ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفار کی طرف مٹھی بھر خاک پھینکتے ہوئے بولے تھے۔ (بحوالہ احادیث مسلم شریف 4616، مسند احمد بن حنبلؒ 2762)

◆ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ○ (سورۃ الضحیٰ۔11)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا خوب تذکرہ کریں۔

علمِ ظاہر قیل وقال پر مبنی اور محض سر دردی ہے جبکہ فقر کا تعلق احوال کے اسرار سے ہے۔

اکثر علما کو اسمِ اعظم جو کہ قرآنِ مجید میں پوشیدہ ہے، نہیں ملتا کیونکہ ان کا وجود مکمل طور پر بے اعظم ہے۔ اسمِ اعظم بے اعظم وجود پر تاثیر نہیں کرتا اگرچہ وہ اسے جانتے بھی ہوں اور پڑھتے بھی رہیں۔ اسی طرح اسم اللہ ذات پلید وجود میں تاثیر نہیں کرتا۔ اگر صاحبِ نظر مرشد کامل مکمل اپنی نگاہ کی بدولت اس کے وجود پر تاثیر کر بھی دے تو اس کا حال برقرار نہیں رہتا کیونکہ اس کے اندر حبِ دنیا ہوتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو اپنی دنیوی حاجت کے لیے کسی دنیادار کی طرف رجوع کرتا ہے اس کے دین کا تیسرا حصہ چلا جاتا ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا ''جو کسی دنیادار کے لیے دنیا کی دعا کرتا ہے گویا روئے زمین پر ہونے والے تمام گناہ اس کے ذمہ ہو جاتے ہیں۔'' جان لو کہ دنیاداروں سے وہی شخص التجا کرتا ہے جو محتاج فقیر ہو۔ محتاج فقیر اُسے کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو۔ پس جس فقیر کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو وہ جو کچھ بھی طلب کرتا ہے اللہ سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے والا فقیر لایحتاج ہوتا ہے۔ فقیر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ ہر شے اس کی محتاج ہوتی ہے۔ فقیر دنیا اور دنیاداروں کی طرف رجوع نہیں کرتا سوائے اس کے جو راندۂ درگاہِ خدا ہو یا جس کا پیشوا شیطان ہو۔

روایت ہے کہ ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا ''اے جبرائیل! کیا کوئی مادرزاد فقیر بھی ہے؟'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا ''یارسول اللہ! ایک فقیر ہے کہ جس روز سے وہ شکمِ مادر سے (اس دنیا میں) آیا ہے ذکرِ اللہ اور مستی میں غرق کے سوا اس کی غذا کچھ نہیں۔ وہ لب بستہ دائمی سکوت اختیار کیے ہوئے ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا ''اے جبرائیل! اسے ہمارے حضور لے کر آؤ۔'' جب اس فقیر کو سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، مخلوقات میں سرِ فہرست، رحمت اللعالمین، تمام انسانوں میں برگزیدہ، ہر زمانے کو مکمل کرنے والے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس درویش کی جانب نظر فرمائی اور پوچھا ''اے درویش! تو نے کبھی کچھ کھانا کھایا ہے؟'' اس درویش نے عرض کی ''یارسول اللہ! مجھے کھانے پینے کی کچھ خبر نہیں۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مٹھی گندم لی اور اسے خشک زمین پر ڈال دیا۔ اُسی وقت سرسبز گندم اُگی، اس پر خوشے لگے اور پک کر تیار ہو گئے۔ ان خوشوں سے گندم نکال کر چکی پر لے جایا گیا، آٹا پیس کر روٹی پکائی گئی اور اس درویش کے سامنے پیش کی گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''اے درویش! روٹی کھاؤ۔'' اس درویش نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پر تمام روٹی کھا لی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس درویش کو حکم دیا کہ تمہارے لیے یہ عمل لازم ہے کہ اسی طریقے سے روٹی کھاؤ۔ اُس درویش نے دست بستہ کھڑے ہو التماس کی ''یارسول اللہ! مجھ پر نظرِ رحمت فرمائیں تاکہ میں دوبارہ حق تعالیٰ میں مستغرق ہو جاؤں نہ کہ حلال کھانے میں۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درویش کی طرف نظرِ رحمت فرمائی اور وہ فوراً مست ہو کر وحدت میں غرق ہو گیا۔

سن! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیا کرتے تھے تاکہ عشق اور ذکرِ اللہ سے فارغ نہ رہیں مبادا یہی آخری سانس ہو اور اللہ کے ذکر اور عشق و محبت سے خالی نہ چلا جائے۔ پس دم باقدم اسی کو کہتے ہیں۔

جان لو کہ فقیر کی پہلی نشانی یہ ہے کہ اس کا سینہ باصفا ہوتا ہے جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ﴿۲﴾ (سورۃ الم نشرح۔1-2)

ترجمہ: کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ کشادہ نہیں فرما دیا! اور ہم نے آپ کا بار آپ سے اتار دیا!

جان لو کہ مندرجہ ذیل آیات کے مطابق نفس بالکل مردہ ہو جاتا ہے اور اللہ کا دیدار نصیب ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

◆ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝

(سورۃ الرحمٰن۔ 27-26)

ترجمہ: جو کچھ کائنات میں ہے فنا ہونے والا ہے۔ اور صرف تیرے ربّ کے چہرے کو بقا ہے جو صاحبِ جلال و اکرام ہے۔

نفس کے فنا ہونے کے بعد جو معاملہ پیش آتا ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

◆ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (سورۃ المومن۔ 16)

ترجمہ: (قیامت کے دن جب ہر چیز فنا ہو جائے گی، اللہ پوچھے گا) آج کے دن کس کی بادشاہی ہے۔ (پھر اللہ خود ہی ارشاد فرمائے گا) اللہ کی جو واحد قہار ہے۔

البتہ اس راہ پر انسان کی طرح چلنا چاہیے جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❂ خُلِقَتِ الْحِمَارِ بِصُوْرَةِ الْبَشَرِ

ترجمہ: کئی گدھوں کو انسانی صورت میں تخلیق کیا گیا ہے۔

سن! نفس کافر کی مثل ہے۔ اگر کسی کافر کی ہم نشینی میں زہد و تقویٰ اختیار کیا جائے، نماز و روزہ کی پابندی کی جائے اور تلاوتِ قرآن کی جائے تو بھی اس کافر کو ہرگز عاجز نہیں کیا جا سکتا البتہ جب کوئی اس کافر کے نزدیک کلمہ طیب پڑھے یا ذکرِ جہر کرے تو کافر عاجز ہو جاتا ہے بلکہ اکثر مقامات پر اس سے دور بھی ہو جاتا ہے۔ اہلِ علم نفس کے مخالف نہیں بلکہ اس کے ساتھ مخلص ہوتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (سورۃ البقرہ۔ 44)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنی ذات کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم (اللہ کی) کتاب بھی پڑھتے ہو، کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

طالبِ مولیٰ کو حیرتِ شرک، حیرتِ توحید، حیرتِ غیرت، حیرتِ انس، حیرتِ حرص، حیرتِ ہوا اور حیرتِ فنا کے مقامات پیش آسکتے ہیں۔ پس جان لو کہ حیرتِ شرک کی وجہ (نفس پر) کثافت کی زیادتی اور لقمۂ حرام ہے۔ نفس کو مکمل طور پر مارنے کے لیے لازم ہے کہ لاحول اور درود کثرت سے پڑھا جائے۔ حیرتِ توحید دیدار کے اشتیاق اور محبت و عشق کے غلبہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس مقام کو پانے کے لیے سوزِ حضوری لازم ہے۔ حیرتِ غیرت مقامِ انا پر حسد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے بچنے کے لیے لازم ہے کہ کثرت سے توبہ کی جائے۔ حیرتِ انس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبوبیت کے مقام پر پیدا ہوتی ہے۔ اس مرتبہ کو پانے کے لیے لازم ہے کہ کثرت سے مراقبہ کیا جائے تاکہ طالب کے وجود سے غفلت ختم ہو جائے۔ حیرتِ حرص کی وجہ خناس و خرطوم ہیں۔ ان سے بچاؤ کے لیے لازم ہے کہ اہلِ اللہ کی صحبت اختیار کی جائے اور اہلِ قبور کے متعلق سوچا جائے کیونکہ عبرتِ موت کی وجہ سے دل کی سیاہی ختم ہو جاتی ہے۔ حیرتِ ہوا نفس پرور دنیاداروں کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اس سے نجات کے لیے لازم ہے کہ اہلِ دنیا کی صحبت ترک کی جائے اور خشک غذا کھائی جائے تاکہ دل روشن ہو جائے۔ حیرتِ فنا مقامِ فنا سے حاصل ہوتی ہے۔ فنا کے لیے قیامت کی فکر اور حضوری کے تفکرات لازم ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

جان لو کہ فقر پانچ قسم کا ہے۔ اوّل فقر فریب دینے والوں کا ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (سورۃ البقرہ۔41)

ترجمہ: اور میری آیات کو قلیل قیمت پر فروخت نہ کرو۔

جیسا کہ بادشاہ اورنگ زیب کے تابع فرمان لوگ تھے۔ دوم فقر اہلِ فساد کا ہے یعنی اہلِ بدعت و استدراج۔ سوم فقر نفس کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا ہے جیسا کہ اہلِ اللہ فقیر نفس کو اللہ کی خاطر مارتے ہیں۔ چہارم فقر جوگیوں اور کافروں کا ہے جو دونوں جہان میں تباہ حال رہتے ہیں۔

بیت:

نہ علم نہ دانش نہ حقیقت نہ یقین
چون کافر درویش نہ دنیا و نہ دین

ترجمہ: جب درویش کفر کی راہ اختیار کر لے تو نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا۔ نہ اس میں علم و دانش باقی رہتی ہے نہ اسے حقیقت و یقین حاصل ہوتا ہے۔

پنجم فقر صاحبِ استغراق فقرا کا ہے جو اللہ کے روبرو اس کے مشتاق رہتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ (سورۃ البقرہ۔ 115)

ترجمہ: پس تم جدھر بھی رُخ کرو گے اللہ کا چہرہ پاؤ گے۔

◆ اِنِّىۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِىَ لِلَّذِىۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِيۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ (سورۃ الانعام۔ 79)

ترجمہ: بیشک میں نے اپنا رُخ یکسوئی سے اس ذات کی طرف پھیر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بے مثال پیدا فرمایا اور (جان لو کہ) میں مشرکین میں سے نہیں ہو۔

صاحبِ تصرف فقیر پانچ قسم کے ہیں۔ اوّل اہلِ شریعت علمائے عامل ہیں۔ دوم اہلِ طریقت ہیں جو ماسوئ اللہ کو طلاق دے دیتے ہیں اور صرف طاعت و بندگی کا طوق گردن میں ڈالے رکھتے ہیں۔ سوم اہلِ حقیقت ہیں جو حق تعالیٰ کے حقوق اپنی گردن پر لازم کر چکے ہوتے ہیں۔ چہارم اہلِ معرفت ہیں جو نفس کو مرتے دم تک اس کی مراد نہیں دیتے بلکہ اُسے انتظار کی سولی پر لٹکائے رکھتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ

ترجمہ: انتظار موت سے بھی زیادہ سخت تر ہے۔

پنجم صاحبِ تصرف ولایت کے والی اور ہدایت دینے والے ہادی ہیں جن کے متعلق کہا گیا:

- اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورۃ الفاتحہ۔5-6)

ترجمہ: صراطِ مستقیم ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے انعام فرمایا۔

ان پر فقر مکمل ہو چکا ہوتا ہے اور ان کا مرتبہ اس آیت کے مصداق ہے:

- اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (سورۃ البقرہ۔20)

ترجمہ: بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

- اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (سورۃ یونس۔62)

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔

حدیثِ قدسی ہے:

- اِنَّ اَوْلِيَآئِىْ تَحْتَ قَبَائِىْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِىْ اِلَّا اَوْلِيَائِهٖ

ترجمہ: بیشک میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہیں جنہیں میرے اور میرے اولیا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

فقیر کے لیے پانچ نکات ایک ہی حرف میں ہونے چاہئیں اوّل علم جس کے تین حروف ہیں، دوم عمل کے بھی تین حروف ہیں، سوم حلم کے بھی تین حروف ہیں، چہارم شرع کے بھی تین حروف ہیں اور پنجم فقر کے بھی تین حروف ہیں۔ یہ پندرہ حروف فقیر کی ذات میں جمع ہوں تو اُسے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ جو ان صفات کا حامل نہ ہو اُسے فقیر نہیں کہا جا سکتا۔ جان لو کہ فقیری کی راہ میں پانچ چیزیں ترک کر دینی چاہئیں اوّل جہل، دوم دنیا، سوم اہلِ دنیا، چہارم نفس، پنجم ریا و کفر۔ ریا و

کفر سے تسخیرات اور رجوعاتِ خلق پیدا ہوتی ہیں اور اپنے امور کے لیے لوگ جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ فقیر کے ساتھ پانچ مؤکل نگہبان ہونے چاہئیں اوّل توکل الی اللہ، دوم شریعتِ محمدیؐ، سوم اَلۡمُفۡلِسُ فِیۡ اَمَانِ اللّٰهِ ترجمہ: ''مفلس اللہ کی امان میں ہوتا ہے''، چہارم عارف باللہ مرشد، پنجم بطور حجت کلامِ الٰہی کو پیشوا بنانا۔

اے باھُوؒ علم کیا ہے؟ خیر خواہ رفیق۔ مرشد کیا ہے؟ پیشوائے راہ۔ ذکرِ معرفت کیا ہے؟ دونوں جہان میں ہمراہ رہنے والا زادِ راہ۔ فقر کیا ہے؟ لازوال بادشاہ۔ اے باھُوؒ! فقیر کسے کہتے ہیں؟ فقیر وہ ہے جو اپنے طالبوں کو غیر سے دور کر دے اور دریائے وحدت میں اس طرح دھوئے جس طرح دھوبی ناپاک و پلید کپڑے کو پاک کرتا ہے۔ فقیر اس طرح ہونا چاہیے جس طرح پیغمبرِ خدا حضرت جرجیس علیہ السلام۔ فقیر کا دل ایسا ہونا چاہیے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

◆ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَيۡنِ فِيۡ جَوۡفِهٖ (سورۃ الاحزاب۔4)

ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔

جان لو کہ علما صاحبِ نصیحت ہیں اور فقرا صاحبِ فضیحت جو ہمیشہ اپنے نفس کے محاسبہ اور حساب میں مشغول رہتے ہیں۔ فقرا ظلِ اللہ، لایحتاج اور صاحبِ ولایت ہوتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ (سورۃ البقرہ۔257)

ترجمہ: اللہ مومنین کا دوست ہے۔ وہ انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

جان لو کہ فقیر منادی اور مناجات کرنے والا ہے نہ شرابی۔ فقیر میں پانچ چیزیں نہیں ہونی چاہئیں اوّل سرود جو کہ کافروں کی بنیاد ہے اور وہ بتوں کے سامنے ناچ گانا کرتے ہیں۔ دوم جھوٹ جو کہ ایمان کی تاریکی کا سبب ہے، سوم ذائقہ نفس جو دل کی سیاہی کا باعث ہے، چہارم نشہ آور اشیا کا استعمال۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکٰرٰی (سورۃ النساء۔43)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔

پنجم بدعت جو کہ اللہ کے قہر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضی کا باعث ہے۔

اے باھُوؒ! جب تو دیکھے کہ کسی وجہ سے طالبِ مولیٰ پر راہِ فقر کشادہ نہیں ہو رہی تو اُسے چاہیے کہ صرف یادِ الٰہی کی طرف رجوع کرے، قرآن کو اپنا پیشوا بنائے، جس طرح دریائے عمیق کے پانی پر کشتی چلتی ہے اسی طرح زندہ قلب غوث و قطب کی قبر پر گھوڑے کی طرح سوار ہو اور جس قدر قرآن یاد ہو قبر پر پڑھے۔ وہ قبر برق رفتار سواری کی طرح تیزی سے اُڑے گی اور طالب کو توحیدِ الٰہی میں غرق کر دے گی تاکہ وہ خود اپنے مطلوب یعنی اللہ تک پہنچ جائے یا اسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں لے جائے گی جہاں وہ اپنا مقصود خود عرض کرے اور حضوری سے جو بھی حکم ملے اس پر ثابت قدم رہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

✤ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جاؤ تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لو۔

یہ رسالہ محبت الاسرار فقیر باھُوؒ کی تصنیف ہے۔ سن! ناقص و نامرد مرشد لوگوں (مریدوں) کا خون پینے والا اور اُن کی جان لینے والا ہوتا ہے۔ وہ مراتبِ نحوست کا حامل ہوتا ہے۔ اس کے طالب و مرید عمر بھر خلوت میں بیٹھے رہتے ہیں اور چلہ و ریاضت کرتے ہیں۔ جبکہ مرشد کامل باھُوؒ اپنی توجہ سے طالب کو حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور اپنی نگاہ سے دیدار سے مشرف کرتا ہے۔ طالبانِ مولیٰ اور دیدار کے درمیان میلوں کی مسافت نہیں نہ ہی پتھروں سے بنی دیوارِ سکندری ہے۔ طالبانِ مولیٰ اور دیدار کے درمیان خبیث نفسِ امارہ کا حجاب ہے جو کہ ابلیس کا یارِ یگانہ ہے۔ تصور اسمِ اللہ ذات کی تیغ سے اس دیو نفس کو مارا جا سکتا اور ہر حجاب و پردہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اپنا رخ ان سے موڑ کر مکمل

طور پر اللہ کی جانب کرلو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل کرو۔ علمِ دیدار کیسے حاصل ہوتا ہے؟ علمِ موت سے۔ علمِ موت کے مطالعہ سے علمِ معرفت حاصل ہوتا ہے جو مکاشفہ سے سوختہ ہوتا ہے۔ علمِ محبت کے مطالعہ سے علمِ مشاہدۂ حضوری کھلتا ہے۔ اس علم کے مطالعہ سے علمِ معراج منکشف ہوتا ہے جو پروردگار کے عین دیدار کا علم ہے۔ علمِ دیدار، علمِ عاشقی، علمِ معشوقی، علمِ محبوبی اور علمِ مرغوبی فقیر سے نصیب ہوتے ہیں جو باطن میں سلطان الفقر اور مراتبِ تلقین پر فائز اور نفس پر امیر ہوتا ہے۔

ابیات:

ہر کرا بہ بیند لقا عارف خدا
ہر کہ می بیند لقا شد اولیا

ترجمہ: جسے دیدارِ الٰہی حاصل ہو جائے وہ عارف بن جاتا ہے اور اس کا شمار اولیا میں ہوتا ہے۔

ہر کہ می بیند لقا باطن صفا
ہر کہ می بیند لقا صاحب رضا

ترجمہ: جسے دیدار حاصل ہو جائے اس کا باطن باصفا ہو جاتا ہے اور وہ صاحبِ رضا بن جاتا ہے۔

ہر کہ می بیند لقا از مصطفیؐ
ہر کہ می بیند لقا یابد شفا

ترجمہ: جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دیدارِ الٰہی کروائیں وہ (نفسانی بیماریوں سے) شفا پالیتا ہے۔

مرشد کامل کو اس طرح پہچانا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے طالب کو روزِ اوّل علمِ تصور اسم اللہ ذات سے علمِ دیدار کا سبق دیتا ہے۔ طالب وسیع حوصلہ کا حامل ہونا چاہیے تاکہ دیدارِ الٰہی کا بارِ گرانی برداشت کر سکے۔ دیدار سے مشرف ہونا کس طرح ممکن ہے؟ دیدار انسانِ کامل کا نصیب ہے جسے بشر کا شرف حاصل ہو نہ کہ وہ انسان جو مرتبہ حیوان پر ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (سورۃ بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

یہ راہ تصورِ اسمِ اللہ ذات سے دیدار عطا کرتی ہے جس کی خبر زبان سے نہیں دی جا سکتی، نہ ہی شرح دیدارِ پروردگار کو خام اور کور چشم کے علم میں قید کیا جا سکتا ہے۔

بیت:

دیدار در نور است از نور ذات
ہر کرا دیدار شد گردد حیات

ترجمہ: نورِ ذات کے دیدار کا ذریعہ بھی نور ہے۔ جسے دیدار حاصل ہو جائے وہ دائمی حیات پا لیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

✦ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (سورۃ البقرہ۔154)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔

(راہِ فقر کی) ابتدا میں ذکر فکر رجعت کی طرف لے جا سکتے اور خرابی کا باعث بن سکتے ہیں۔ بے حجاب دیدار کرنے والے طالب بنو جو کہ فقیر عارف و عالم باللہ درویش ہوتے ہیں۔ اہلِ دیدار کی نظر کیمیا اکسیر ہوتی ہے۔ کثیر عنایات اور ہدایت کی بدولت انہیں اعتبار اور جمعیتِ نفس کے لیے کسی چیز کی کیا ضرورت! فقر کسی سے نہ التجا کرتا ہے اور نہ ہی احتیاج رکھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

یہ فنا فی اللہ فقیر کے مراتب ہیں۔ پس فقیر کو کس علم سے عمل حاصل ہوتا ہے۔ جان لو کہ علمِ کیمیا اکسیر علمِ دعوتِ تکثیر کی قید میں ہے۔ جب ایک رات اولیا اللہ کی قبر پر دعوت پڑھی جاتی ہے تو روئے زمین پر جتنے بھی کیمیا اکسیر ہیں اہلِ قبور دعوت کے عمل سے وہ جملہ کیمیا اکسیر دعوت پڑھنے والے کی خدمت میں غلام کی مثل پیش کر دیتے ہیں۔ تمام کیمیا اکسیر اپنی تاثیر دکھاتے ہیں، تصورِ اسمِ اللہ ذات کی حاضرات کی مدد سے روشن ضمیری عطا کرتے ہیں اور سنگِ پارس صاحبِ دعوت کے حوالے کرتے ہیں جس کی بدولت وہ ہر بادشاہ پر غالب و امیر بن جاتا ہے۔ سنگِ پارس ہاتھ آنا ہزار کیمیا اکسیر سے بہتر ہے۔

قطعہ:

با تو گویم بشنو ای یار غار
سنگ پارس در نظر من بیمار

ترجمہ: اے یارِ غار میں تجھ سے مخاطب ہوں۔ سن! میری نظر میں سنگِ پارس ایک بیمار کی مثل ہے۔

ترک دادہ دنیا را بہر خدا
بس مرا وحدت خدا رویت لقا

ترجمہ: میں نے اللہ کی خاطر دنیا ترک کر دی۔ میرے لیے اللہ کا دیدار، لقا اور وحدت ہی کافی ہے۔

مرشد کہ بی دیدار بی حضور است
سہ طلاقش دنیا را دادن ضرور است

ترجمہ: جس مرشد کو دیدار اور حضوری حاصل نہ ہو اس کے لیے لازم ہے کہ دنیا کو تین طلاقیں دے دے۔

جس طالب کے لیے اللہ کے دیدار اور معرفت کی منظوری ہو جائے تو باھُوؒ کو قسم ہے کہ یہ فقیر اُسے

ایک دم میں اور ایک ہی قدم پر حضوری سے مشرف کر سکتا ہے۔ طالبِ مولیٰ کو مرشد کے سامنے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ وہ باادب رہے اور مرشد پر لازم ہے کہ پہلی بار میں ہی طالب کو وحدانیت تک پہنچا دے، اس کے سوا کچھ نہ کرے۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

- مَنْ شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ

ترجمہ: اللہ کے سوا جو چیز تمہیں اپنے ساتھ مشغول کر لے پس وہ تیرا بت ہے۔

- اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحُوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

ترجمہ: میں ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹنے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

محبت الاسرار (طرفتہ العین)

(فارسی متن)

اَللّٰہُ تَقَدَّسُ بِاَسْمَائِہٖ وَ تَعَالٰی کِبْرِیَائِہٖ وَ نَعْتِ خَاتَمِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

قولہ تعالیٰ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ امابعدمی گوید مصنف تصنیف فقیر باھُوؒ عرف اعوان ساکن قلعہ شوراین رسالہ محبت الاسرار وطرفتہ العین نام نہادہ شدہ۔ بدانکہ تلمیذ الرحمٰن فیض برکات سلک سلوک نکات تصوف تصور تصرف عین توحید ذات برزخ مسمّٰی واسم قاری۔ قولہ تعالیٰ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ بکرم حضرت ایزد باری تعالیٰ کہ محض انسانیت است۔ حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ جواب باصواب مع اللہ الہام مذکورو حضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف المسرور المغفور و بر نفس شیطان غالب قاہر و او مقہور کہ اللہ تعالیٰ طالب ما و ما از اللہ ظہور۔ حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ ۔ اما شرط آنکہ ندا از راہ قیل وقال دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ صاحب عبودیت ربوبیت کہ سلطان العارفین۔ حدیث مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ حدیث وَ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ حدیث وَ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ۔

ذکر با مخلوق بگذار چنانچہ زبان را بگذار و قلب را بگذار و روح را بگذار کہ خدای تعالیٰ غیر مخلوق است۔ غیر مخلوق را بذکر غیر مخلوق یاد باید کرد کہ اللہ تعالیٰ ذکر کند و عبد مسموع شود چنانچہ ہمہ دور قرآن حفظ حافظ یحب اللہ۔ قولہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ حدیث قدسی فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ یَقْبَلُ اللّٰہُ فَارِقُ النَّفْسِ ثُمَّ قُلِ اللّٰہَ تَعَالٰی دَعْ قَلْبَكَ وَ دَعْ رُوْحَكَ ثُمَّ قُلِ اللّٰہَ کَمَا قَالَ لِحَبِیْبِہٖ. قُلِ اللّٰہُ لا ثُمَّ ذَرْھُمْ ط قُلِ اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ طَارَ رُوْحَہٗ ط قال علیہ السلام مَنْ لَّمْ یُؤَدُّ فَرْضَ الدَّآئِمِ لَمْ یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضُ الْوَقْتِ وَ مَنْ لَّمْ یُؤَدُّ فَرْضُ الْوَقْتِ لَمْ یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضُ الدَّآئِمِ معنی حدیث فرمود حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی کہ ادا نکند فرض دائمی را خدای تعالیٰ قبول نکند فرض وقتی او و کسی کہ ادا نکند فرض وقتی را خدای تعالیٰ قبول نکند فرض دائمی او۔ پس معلوم شد

کہ بجز ذکر دائمی نماز وقتی قبول نشود اگرچہ بانماز پشت او کوز شود، بجز نماز وقتی ذکر دائمی قبول نشود اگرچہ باپارسائی ہمچون موی شود۔ سلطان الذاکرین ذکر غیر مخلوق برزخ اسم اَللّٰہُ واسم لِلّٰہ واسم لَہٗ واسم ھُو باھُو فقیر فنافی اللہ۔

بیت:

ذکرش ھُو کشد باھُوؒ نمرد است　　　　که ذکر واصلان آورد برد است

حدیث کُلُّ نَفَسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ

پس نفس دل شود و دل روح شود و روح سِرّ شود و سِرّ اسم اَللّٰہُ شود و اسم اَللّٰہُ توحید است و توحید غیر مخلوق است۔ موحد اہل توحید مطلق ہمین را گویند۔

بیت:

چرا چشمی نہ بینی خویشتن را　　　　که نفسی کشتہ باید راہزن را

قولہ تعالیٰ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ با آدمی خدای تعالیٰ ہمچنان است چنانچہ مغز در استخوان۔ قولہ تعالیٰ وَ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ نفس و شیطان در وجود ہمچنان است چنانچہ خون در رگ۔ پس مغز معنی دارد چنانچہ مغز پوست و رگ بتن دارد۔ پس درمیان اہل علم و اہل فقر ہمین فرق است۔ چون سالک درین مقام برسد قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ را تحقیق کند۔ پس در وجود آدمی سہ خدا شد یک نفس دوم ہوا۔ پس این ہر دو خدائے خودی را بکشد اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ برخود اثبات گرداند بعد ازان مسلمان حقیقی گردد گویا کہ حضرت ابراہیمؑ از بت خانہ بت را شکستہ بیرون آمد۔ حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ وَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ ہوا با اہل ہوا و اہل اللہ با خدا۔

حدیث مَنْ یَشْغُلَکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ قولہ تعالیٰ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ را مگر فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ فہمیدہ اند۔ ای چشم کورا اہل ظلمت تا بگور از حضرت پیغمبرؐ صاحب نشنیدہ ای۔ حدیث لَا یَشْغُلُھُمْ شَیْئٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طَرْفَۃَ الْعَیْنِ۔

بدانکہ علم چیست؟ راہ است و مرشد چیست؟ ہمراہ است۔ کسی کہ راہ با ہمراہ ندارد گمراہ است و کسی کہ راہ با ہمراہ دارد شاہ است۔ اول فنافی الشیخ بعدہ فنافی الرسول بعدہ فنافی اللہ۔ قولہ تعالیٰ وَ اذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ مگر لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ را بِاکُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ مبدل میکنی۔ حدیث اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ با گوش دل بشنو نصیحت این غریب قولہ تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ مگر آن روز را فراموش کردہ ای و ساغر غفلت شیطانی را نوش کردہ ای و حق مخلوق پیش آری و حق اللہ را میگذاری، معلوم شد قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی حدیث لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ

مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ای عزیز! قولہ تعالیٰ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ○ رایادکن و باشتغال اللہ دل شادکن۔

اہل علم چیست؟ اہل روایت و اہل فقر چیست؟ اہل ہدایت پس روایت از برای ہدایت است نہ از برای رشوت زر درم دنیاوحب دنیابدعت۔حدیث اَلْمُبْتَدِعُوْنَ كِلَابُ النَّارِ۔

بشنو! شیطان علی الصباح طبل طمع می زندو دنیارا آراستہ و نقش نگار پیراستہ پیش اہل ہوا کشد۔کسی کہ درم دنیاراوجنس مال دنیارابدست گیرد اوّل بدنیا قول کند کہ من بندہ توام و درذکرتو باشم و درفکرتو باشم۔پس دنیامتاع شیطان است۔ہرکہ متاع شیطان رادست زند تابع شیطان گردد۔حدیث تَرْكُ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَ حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ پس کسی کہ حب دنیادردل بمقداریک حبہ داردخودراازسلک شیطان شمارد۔

بیت:

ہر کہ دنیا را نگہدارد آن ناقبول   باھُوؒ سہ طلاقش داد دنیا را رسولؐ

حدیث حُبُّ الدُّنْيَا وَ الدِّيْنِ لَا يَسْعِيَانِ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ كَالْمَاءِ وَ النَّارِ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

بشنو! این اہل گوشہ جلاش کہ زاویہ گزین اند چنانچہ اہل ریا خودرابزرگ نما اہل دکان پوشیدہ شیطان اند کہ خودرادرانا دانند کہ اہل حضوراندواز خدادوراند۔

چنانچہ ملاقات حضرت محمدرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف ملازمت پنج قسم است اہلِ شریعت راںخواب برزمین و اہل طریقت را بمراقبہ و اہل حقیقت رابمکاشفہ و اہل معرفت رابروح اللہ ملاقات و اہل عشق راچشم زدن استغراق مدنظر ہمیشہ حضور بمقام آنکہ فقر دریائے ژرف است کہ آن مقام سدرۃ المنتہیٰ روح الامین است آن مقام صاحب حق الیقین کہ اہل دین اندمی بینند۔بدانکہ این راہ عشق است و درمذہب وملت تحریرمسطورکتاب نیست از رب الارباب خطاب است۔چنانچہ پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ازمعراج مشرف شدہ باز بیامدند اوّل ازپیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عاشقان پرسیدند یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدارادیدی؟ فرمودبلی۔مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ۔ بعد ازاں علما پرسیدند یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدارادیدی؟ پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمودقولہ تعالیٰ وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى حدیث تَفَكَّرُوْا فِيْ نِعْمَآئِهٖ وَ لَا تَفَكَّرُوْا فِيْ ذَاتِهٖ کہ از دیدن دیدارازان ہیچ نعمت ولذت وشوق وعیش و راحت بہتر نیست کہ ہردوجہان مبتلا ومشتاق اوست۔ہرکہ دیدگم شدآن رائس ندیدسر بسر رسید ہرکہ باشعورتحقیق گرداند پرسیدن دیدن نعمت عشق فنافی اللہ بقاباللہ است وصورت بستن خداکفراست وشرک ومردودگی۔پس بیچون وبیچگون بی شبہ وبی نمون دیدن نورانوارو پرسیدن کارعاشق ہوشیاراست کہ سر یار بایاراست۔ابیات:

بدیدم آنکہ رحمت سر آن است   نشانی کی دہد آن لامکان است

باھُوؒ اگر کسی گفت دہ آن را نشانی — ز تو نزدیک با تو یار جانی

بدانکہ چون فقیر بمیرد و در قبر بجہت سوال و جواب منکر نکیر می خیزاند، بر پیشانی فقیر فنافی اللہ اسم اللّٰہ واضح باشد و ایضاً ہر دو دست بردارد۔ بر دست راست نیز اسم اللّٰہ نوشتہ باشد و بر دست چپ اسم محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشتہ باشد۔ چون فرشتگان این احوال بہ بینند دہشت خوردہ بگویند یَا عَبْدُ الصَّالِحُ نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ جَزَاكَ اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا لَا تَخَفْ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ پس حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را حکم شد کہ ای محمدؐ سی ہزار سخن را با خلق اللہ بگو موافق امور شریعت کہ آداب اند و سخن سی ہزار را نگاہ دار کہ آن سرّ است۔ پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ در مشاہدۂ دیدار حضور بودند بہ برزخ فنافی اللہ۔ حدیث لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَّا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَ لَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ پس نبی مرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ بودند مگر از سوزش سرّ عشق می فرمودند حدیث يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يُخْلَقْ مُحَمَّدًا حدیث تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰی و سی ہزار سخن را خواہ بگو خواہ نگہدار کہ اختیار تست۔ پس ای عزیز! ازین رسالہ طرفۃ العین بتوحید استغراق و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاقات عنایت لانہایت گردد۔

بدانکہ مرشد مرد آنست کہ بی ذکر و بی فکر و بی ریاضت و بی مشقت براہ تصور اسم اللّٰہ ذات حضوری مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برد بی شک ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ حدیث اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ. مرشدی کہ صاحب حضور است حضور کردن طالبان را چہ مشکل دور است اما بشرط آنکہ مرشد و طالب واقف کار موافق شرع راہ ظاہری و باطنی راسخ الاقدام باشد موافق نص حدیث نہ راہ بدعت استدراج مخالف شرع شریف۔ حدیث قَالَ اَبُوْ سَعِيْدُ خَرَّازْ كُلُّ بَاطِنٌ مُخَالِفٌ لِظَّاهِرِ فَهُوَ بَاطِلٌ علم و جہل در فقر نیست چراکہ اگر بعلم کسی بحق رسیدی شیطان لعین نگشتی۔ اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَكْبَرُ پس کسی را کہ اللہ کافی است احتیاج کافیہ نیست و کسی را کہ اللہ ہادی است احتیاج ہدایہ نیست کسی را کہ حق حصول چہ احتیاج علم صرف و نحو و اصول۔ بدانکہ جہل عذاب است و علم عین ثواب است۔ ثواب بہشت و عذاب دوزخ و اہل محبت را نہ تعلق ثواب و نہ عذاب است بلکہ مطلق بانفس محاسبہ جان کباب۔ درویشان را اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ و علم سراسر یاد داشت حساب و شمار است۔ فقیر یکہ در ذکر فکر عشق محبت غرق طالب دیدار است۔ اہل دیدار دیوانہ اند و عاشق و اہل علم بدیوان خانہ اند باصدر روز معاش خوردن لذت از خدا بیگانہ اند نفس پرور و فقرا را یار در بر۔ قولہ تعالیٰ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۔

درمیان فقرا و فقہا چہ فرق است؟ فقرا صاحب ذوق و شوق باخدا غرق اند و فقہا در مطالعہ مسائل سطر و حرف و ورق اند۔ پس مطالعہ مسئلہ از فقر تفریق است و ذکر اللہ با رفیق است۔ فقرا صاحب معرفت اہل توفیق است۔ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ نام فقیہی عارف نیست و اولیا نیست و فقیہی واصل باخدا نیست۔ پس فقیہی را مرتبہ دنیا است و فقیر ہم نشین باخدا

است ۔حدیث قدسی اَنَا جَلِیْسُ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ علما فقیہ رافخر وراثت انبیا است و انبیا را فخر فقرا است ۔حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ وَ بِہٖ اَفْتَخِرُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ۔ علما را از شرع دلیل است وفقرا را دم قدم با توحید رب جلیل است ۔علما اگرچہ صاحب علوم است لیکن از راہ معرفت محروم است ۔کسی کہ راہ فقر را کشد نفس آن کشتہ شود و کشتن ایشان مطلب مقصود است کہ رسیدن زود برب معبود ۔حدیث اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ ہر کہ با ایشان نہ کشد مردود است فَھِمَ مَنْ فَھِمَ ۔شخصی کہ فقیر طالب اللہ باشد خدا نخواستہ باشد کہ او غیر شرع قدم زند اگرچہ ظاہر خراب است حقیقت حضرت موسیٰ وحضرت خضرؑ بدر یافتن عین صواب است ۔اگر در جہل کسی بخدا رسیدی ابوجہل در کعبہ مرتد نماندی ۔حدیث مَنْ تَزَھَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَھُوَ جُنَّ فِیْ اٰخِرِ عُمْرِہٖ اَوْ مَاتَ کَافِرًا۔ پس راہ فقر در محبت است چنانچہ سگ اصحاب کہف بحب ۔بمرتبہ آدم رسید۔

بیت:

سگ اصحاب کہف روزی چند　　پی نیکان گرفت مردم شد

قولہٗ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ پس لِیَعْبُدُوْنِ اہل علما است مبتدی و لِیَعْرِفُوْنِ اہل فقرا است منتہی۔

بیت:

باھُوؒ اللہ بما نزدیک چون گویند دور　　چشم زد آنجا برد بائین نور

کسی کہ ظاہر صاحب علم علوم است از ذکر فکر استغراق معرفت باطنی بی خبر محروم است ۔فضیلت باوسیلت باید و بی وسیلت فضیلت ہیچ کار نیاید چنانچہ فضیلت بقضا رساند و وسیلت بفقر وفاقہ رضا رساند کہ حضرت امام المسلمین امام اعظمؒ قضا را قبول و اختیار نکرد و جان تصرف برضای خدا داد ۔فقیری کہ ظاہر عبادت نکند نزدیک علما در ظاہر گناہ است وعلما کہ ظاہر عبادت کنند نزدیک فقرا در باطن گناہ است ۔چرا کہ علما مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دارد کہ ظاہر کلیم اللہ وفقیر مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام دارد در باطن چنانچہ قصہ او شان در سورۃ کہف واقع است کہ کشتی را شکست وبچہ را کشت و دیوار را بنا کرد ۔و چون بینی کہ فقیر در علم و ذکر فکر ریاضت زہد وتقویٰ رنج بسیار کشد بدانکہ ہنوز در بادیہ ضلالت وحجاب است تا آنکہ غرق توحید حضور فنا فی اللہ نہ رسد ۔بدانکہ وسیلت بہتر است از فضیلت چرا کہ وقت گناہ کردن نفس اگر علم فضیلت نص حدیث و خوف دوزخ ولذت بہشت ومسئلہ فقہ وترس خدا و شفیع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وعذاب و روز جزا وصراط و ہمہ احوال نفس را بگوئی وپیش آری نفس از گناہ ہرگز باز نماند و چون وقت گناہ کردن وسیلت شیخ را نام گیری و یا فریاد بنام شیخ کنی و یا صورت شیخ را برزخ بگیری و یا برزخ اسم اللہ ذات و یا برزخ اسم محمدؐ سرور کائنات در تصور کنی و در پیش آری نفس از گناہ باز ماند و از قہر خدای تعالیٰ بترسد ۔پس مرشد وسیلت بہتر است از فضیلت ۔چنانچہ حضرت یوسف علیہ

السلام را از گناہ زنا زلیخا فضیلت نگاہ نداشت بلکہ وسیلت نگاہ داشت کہ درمیان زلیخا وحضرت یوسف علیہ السلام وسیلہ دست زد بقدرت الٰہی زلیخا و یوسف علیہ السلام ہر دو را از زنا جدا و منع ساخت۔ پس یک نظر فقیر کامل بہتر است از عبادت تمام عمر و از تمام علم فضیلت و از تمام مسائل فقہ چرا کہ علم ظاہر در جلد و پوست است وعلم توحید معرفت فقیر را در سینہ سرّ اسرار الٰہی دوست است کہ علما علم از دل مردگان گیرند چنانچہ صاحب علم علوم وفقرا علم از اللہ حیّ قیوم گیرند چنانچہ قولہٗ تعالیٰ وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا پس اہل علم را طلب روز معاش زر سیم دنیا مردار است وفقیر را طلب مولیٰ دیدار است و بر اہل علم آتش دوزخ حرام است و بر فقیر ہم بہشت و ہم دوزخ حرام است۔ قولہ تعالیٰ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ ہر کرا دنیا و اہل دنیا را در نظرش پیش است در ہر دو جہان طالب ملعون نہ درویش است۔ حدیث اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَ مَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی حدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرِّجَآءِ حدیث قدسی طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَكَّرٌ میان ہر دو اہل ایمان قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰی۔ طالب مولیٰ مذکر، قاضی باخدا راضی غرق بتوحید و از فقیر فنافی اللہ دو گواہ طلب کند یکی گواہ استغراق فی التوحید حضور و دوم مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا باطن معمور۔

بدانکہ مقام فقیر فنافی اللہ در چہاردہ طبق نیست غرق در مقام توحید است۔ توحید کجا است؟ جائیکہ خدا است۔ خدا کجا است؟ بما است۔ ما کجایم؟ باخدایم۔ ومقام چہاردہ طبق بمثل پردۂ پیاز است پوست ومقام فقیر توحید است دوست، اہل مقامات اہل پردہ اندکہ امیدوار فردا اند وفقیر صاحب عشق نور است کہ باستغراق وحدت شب و روز مسرور است۔ پس اہل مقام را چشم در ظلمت تاریک است کہ از خدا تفریق است وفقرا را چشم روشن نما کہ یکتا باخدا۔ نہ خدا نہ از خدا جدا۔ خدا بمثل صورت شئے نیست قادر حیّ و قیوم است تا زندہ بحق نشوی بحق نرسی۔ حدیث تَفَكَّرُوْا فِیْ اٰیٰتِهٖ وَ لَا تَفَكَّرُوْا فِیْ ذَاتِهٖ۔ پس خدای تعالیٰ بیچون وبیچگون بی شبہ و بی نمون پاک ذات نہ در شش جہات است، آو ہمہ جا حاضر و ناظر سمیع و بصیر است وعلیم حکیم رب قدیم است۔

برفقرا ہیچ عذاب وحساب نیست نہ مرگ نہ قبر نہ منکر نکیر نہ عرصات نہ اعمالنامہ نہ پل صراط نہ دوزخ نہ ثواب بہشت۔ حدیث حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ حَرَامُهَا عِقَابٌ۔ پس فقیر نہ طلب مال حلال نہ حرام بلکہ طلب مولیٰ تمام۔ قولہ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا۔ حدیث: اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ مفلس فقیر را گویند۔ قولہ تعالیٰ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا حدیث اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔

بدانکہ چون روز قیامت در بہشت حکم دیدار شود بیک نظر تجلی ہزاران ہزار سال افتادہ باشد وطاقت دیدار نتوانندکہ باز سر بردارند مگر سوختگان عشق ومحبت مع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقیران از ہژدہ ہزار عالم درویش طالب دیدار و مردم عوام مومن مسلم با حضور بہشت با جمعیت بودہ باشند و اہل دیدار را با دیدار۔ وبہشت بر ایشان مردار کہ برابر

دیدار ہیچ لذت نیست فی الدنیا والآخرۃ۔ حدیث اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرِّجَآءِ کہ بجز اللہ تعالیٰ امید بر غیر ندارد و جز ماسویٰ اللہ از غیر نترسد۔ حدیث لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللہِ۔

بیت:

ز علمش باطنی جان گشتہ طاہر　　　باھُوؒ اگرچہ نیست با ما علم ظاہر

قولہ تعالیٰ وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا حدیث اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَطِیْرُ فِی الْهَوَآءِ وَ یَاْکُلُ النَّارَ وَ یَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ فَهُوَ تَرَكَ السُّنَّۃَ مِنْ سُنَّتِیْ فَاضْرِبْهُ بِالنَّعْلَیْنِ۔

بدانکہ ذکر قلب چیست وقلب کرا گویند وقلب راچہ نشان است؟ کسی را کہ ذکر قلب صاحب آئینہ چنانچہ شیشہ حلب روی نما باطن صفا۔ حدیث اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الرَّحْمٰنِ۔ قال عمر رضی اللہ عنہ رَاَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ۔ و بادم بستن و دل جنبش این ذکر قلب نیست اہل کلب است۔ حدیث اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّ طَالِبُهَا كِلَابٌ۔ صاحب قلب را ہیچ طلب نماند بجز مولیٰ۔ حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ و در دل او خطرہ و وسوسہ نیاید کہ از بالای قلب صاحب قلب خناس خرطوم برخیزد۔ یُحْیِ الْقَلْبَ وَ یُمِیْتُ النَّفْسَ گردد چرا کہ ذکر قلب یگانہ خدا و بیگانہ از غیر ماسویٰ اللہ۔ وحیّ القلب را ہیچ شب خالی نزود بجز صحبت انبیاء و اولیاء و فقرا و اصحاب و حضرت پیغمبر صاحب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حدیث اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآئِهٖ۔ چرا کہ دل را حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلزم فرمودہ است یعنی آب دریا رواں، پس آب دریا ہیچ وقت قرار نگیرد و شب و روز روان است و این دریای دل از ابتدا ازل و انتہا ابد قلب قلزم بذکر اللہ زندگی روان است ہیچ وقت نہ ایستد و صاحب قلب را چنان شغل اللہ تعالیٰ پیدا شود کہ لذات نفسانی و معصیت شیطانی وطلب دنیا فانی ہمہ نسیانی گردند۔ حدیث لَذَّتُ الْاَفْکَارِ خَیْرٌ مِّنْ لَذَّتِ الْاَذْکَارِ۔ اہل قلب ہمیشہ حضور است و اہل قلب مرتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دارد و اہل قلب فقیر اولیا را گویند و فقیر اولیا لایحتاج را گویند۔ حدیث اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللہِ وکل شیٔ محتاج او است۔ پس شخصی کہ خود را اہل قلب گوید و مدد معاش از بادشاہ سیم و زر و درم جوید دروغی اہل سلب است۔ طالب حقیقت بہ بیند کہ کلب است و صاحب قلب قبای اللہ دارد۔ حدیث قدسی اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ۔ پس قبا اللہ بر قلب قبا شد و قالب نیز قلب گردد، ہمہ اوست در مغز و پوست بر فقیر اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد۔ و بر استخوان اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد و در خون اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد۔ اگر خون ذاکر قلب بر زمین قطرہ افتد بخون اسم اللہ درست نوشتہ شود و در ہر رگ اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد و در چشم اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد و با پوست اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد و بر زبان اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد و برگوش اسم اللہ و ذکر اللہ جاری گردد۔ پس ذاکر قلب را تمام بدن اسم اللہ میشود و در و اسم اللہ جاری خناس خرطوم خطرہ و وسوسہ شیطان و شیاطین نماند کہ مقام پائی گشت۔ پس آن وجود فقیر قدرت الٰہی شد آنچہ فقیر گوید گوئی کہ خدا با قدرت

خویش گوید و آنچہ فقیر بگوش شنود اسم اللہ شنود گوئی کہ بقدرت خویش خدا شنود و آنچہ فقیر بہ بیند اسم اللہ بہ بیند گوئی کہ با چشم قدرت خویش خدا بہ بیند۔ قولہ تعالیٰ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ۔ پس اینست معنی ہمہ اوست در مغز و پوست۔ باشریعت محکم باش ای دوست کہ آن نہ استدراج شود۔ نَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنۡهَا ۔ فقیر دوستدار دنیا دشمن خدا است۔ بروہیچ اعتبار نخواہد آورد۔ و آشنای بادشاہ و امرا نیز دشمن خدا است۔ فقیر بعشق محبت الٰہی مسرور است۔ و ذاکر قلب سلطانی است کہ جانی باجانی است۔ ذاکر قلب آن را گویند کہ بعد از مردن قلب بہ ذکر اللہ جاری و روان گردد۔ آن را قبر نباشد بلکہ خلوت است مشغول باخدا۔ حدیث قدسی اَنَا جَلِیۡسُ مَعَ مَنۡ ذَکَرَنِیۡ حدیث اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا یَمُوۡتُوۡنَ بَلۡ یَنۡتَقِلُوۡنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ ۔ و ذکر روح بمثل طوفان حضرت نوح علیہ السلام است دریای عمیق تعطش شوق و اشتیاق و ذکر سرّی صاحب اسرار بجز ذات اللہ غیر ماسویٰ اللہ این بیزار۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

این فقیر باھوؒ میگوید کہ اِذَا تَمَّ الۡفَقۡرُ فَهُوَ اللّٰهُ آن زمان میشود کہ تماشای ہژدہ ہزار عالم و ی ہزار سرّ در سینہ او مخزن اسرار خزینہ گردد و مستی او ہوشیاری و خواب او بیداری۔ و اگر آسمان بمثل آسیا شود و برسر او افتد از رضای حق سر نہ پیچد۔ بدانکہ راہ فقر در ورد وظائف و تسبیح نیست، در خواندن مسائل صحیح نیست۔ باشریعت پیوستہ باش و مست الست باش چنانچہ شتر خار بخورد و بار گران بکشد۔ بشنو مرشد کہ خود طالب دنیا مردار است گاؤ عصار است از طالب خود کجا خبر دار است۔ مرشد ہمچوں باشد چنانچہ این فقیر را حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بیعت فرمودہ و خُذۡ بِیَدِیۡ ارشاد نمودہ کہ چشم ظاہر و باطن یکتا گشت براہ توحید اللہ و ملاقات باسم اللہ ذات، بیزار از کشف و کرامات۔ فقیر را بس است ہمین کرامات کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف ملاقات فرمایند از ازل تا ابد باخبر بیدار و ہوشیار باشد۔ حدیث یَنَامُ عَیۡنِیۡ وَلَا یَنَامُ قَلۡبِیۡ ۔ پس مردہ دل اہل ناسوت را خواب غفلت است و اہل قلب زندہ دل را خواب جواب باصواب است۔ مقام زندہ قلب علیین است و مقام مردہ دل سجین است اَسۡفَلَ سَافِلِیۡنَ ۔

در وجود آدم کہ نفسانیت است سہ قسم است چنانچہ کسی را کہ نفس کافر است و از خوی کفار اہل زنار دارد آن را بدنیا و کافران اخلاص است۔ این نفس امارہ راہزن است۔ کسی کہ نفس او را خوی منافق است، اخلاص آن را با منافقان است۔ آن نفس لوامہ است۔ کسی کہ نفس آن را خوی با اہل دنیا اظلم است نفس آن را ملہمہ است۔ کسی کہ نفس آن را دوستی بعلم شریعت و عالم عامل و با فقرا کامل اہل ترس خدا پرست بذکر اللہ استغراق مست بعبودیت ربوبیت تمام آن را نفس مطمئنہ است چنانچہ نفس انبیا و اولیا را۔ قولہ تعالیٰ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ۝ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۝ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۝ علما صاحب ظن اند۔ حدیث ظَنُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ خَیۡرًا و فقرا صاحب وطن اند۔ حدیث حُبُّ الۡوَطَنِ مِنَ الۡاِیۡمَانِ چنانچہ وطن از الست۔ علما را امید منزل مقام است بہ بہشت و بر فقرا منزل حرام است کہ از ازل تا ابد بستہ برخود احرام است و دیدن دیدار فرحت حج تمام است۔ حدیث مَنۡ لَّهٗ

اَلْمَوْلٰی فَلَهُ الْکُلُّ. علما در شغل قل اند وفقرا در شغل کل اند۔علما اہل کتاب اند وفقرا اہل قطب الاقطاب اند۔علما را عقل باب وفصل است وفقرا را تحصیل توحید وصل است۔علما در مطالعہ سطر حرف ورق است وفقیر بوحدانیت عشق فنافی اللہ غرق است۔حدیث اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ نِیَّاتِکُمْ. فقیر صاحب قلوب است ومراتب ایشان محبوب است۔قولہ تعالیٰ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ پس کسی کہ دشمن فقرا است دشمن خدا است دوستدار دنیا وکسی کہ دوستدار دنیا صاحب ریا است۔حدیث اَلرِّیَآءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْکُفْرُ مِنَ النَّارِ. از قہر خدا و جذب فقرا باز آو الا نہ میروی ہمچون قارون تحت الثری۔و دشمن فقرا از سہ حکمت خالی نباشد یا آنکہ اسم اللّٰہ و اسم محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر جہر را نمی خواہد پس آن منافق باشد کہ بنام اللہ و بنام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دلگیر شود و بنام شیطان و دنیا روز معاش خوش وقت و یا آنکہ در باطن کافر باشد کہ از راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برگشتہ باشد۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا. حدیث اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ. مسکین فقیر را گویند۔قول فقیر باھوؒ اَفْضَلُ مِنْ جَمِیْعِ اَعْمَالِ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الْمَلٰئِکَةِ تَرْكُ الدُّنْیَا وَ تَرْكُ الدُّنْیَا خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ. حدیث اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ.

آنست کہ آنچہ فلوس وغیرہ نذرات بشب آیند برای روز نگاہ ندارد و آنچہ بروز آیند برای شب نگاہ ندارد ہمہ تصرف کند براہ مولی۔این فقیر باھوؒ میگوید کہ دنیا ابوجہل ویزید است نہ حضرت رابعہؒ و بایزیدؒ۔پس با حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوجہل جنگ نکرد بلکہ درم دنیا بود۔اگر در ملک ابوجہل دنیا نبودی متابعت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می نمودی و با امامان رضی اللہ عنہم یزید پلید جنگ نکرد بلکہ دنیا بود اگر در ملک یزید پلید دنیا نبودی اطاعت حضرت امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم می نمودی۔حدیث اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ حدیث اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا یَحْصِلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ. ہر کہ طالب زور است مرتبہ او از خدای عزوجل دور است۔پس دنیا را دوست ندارد مگر منافق کہ دنیا دروغ است و طالب او دروغ گو۔حدیث اَلْکَذَّابُ لَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ حدیث اَلدُّنْیَا سَاعَةٌ فَاجْعَلْ فِیْهَا طَاعَةً. حدیث اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَ لَنَا فِیْهَا صَوْمٌ. اگر چہ علما صفت فرشتہ است و دوستدار دنیا است از ان بگریز کہ خلط با اہل دنیا دنیا باشد کہ با اہل دنیا از نفع دین مطلق نماند۔بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ ... نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰهِ

مرشد آنست کہ صاحب حضور است نہ طالب دنیا بہشت و نہ حور است کہ این مزدور است۔بدانکہ مرشد کامل مکمل آنرا گویند اگر ریاضت کناند چہل چلہ یا بیست چلہ یا دہ چلہ یا پنج چلہ یا دو چلہ یا یک چلہ یا بیست روز یا دہ روز یا پنج روز یا یک

روز و اگر عطا و بخشش کند طرفة العین کل مقامات و منازل طی کنانیده از ابتدا تا انتہا رسانیده تماشا نماید و در مجلس خاص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدخل کند چنانچہ راہ معراج در باطن حاصل شود نه در استدراج۔ ذکر آنست که بر ذاکر موکل شود بی گمان جاری گردد و فکر آنست که بر وذاکر موکل گردد و عشق توحید آنست که بر و موکل گردد اشتیاق که بجز ذکر اللہ نه در خواب بیند نه در بیداری۔

بدانکه علم در یک حرف است و آن حرف ترا در هر دو جهان بس که با شرف است۔ آن حرف کدام است۔ بدانکه بجز نام اللہ گرفتن غیر حرام است۔ حدیث اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ وَّ كَثَّرَتْهَا الْجُهَّالُ۔ علم بالاعمال باید نه علم وبال، علم کمال باید نه علم جهال، علم وصال باید نه علم بدخصال۔

بیت:

باھُوؒ علم صرف و نحو داری یا علم خوانی اصول   این همه جهل است و غفلت جز خدا کردن حصول

بدانکه فقیر را علم از حق است۔ قولہ تعالیٰ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا که حضرت آدمؑ علم از کی آموخت و ایضاً علم پیغامبرؐ خدا از کی آموخت؟ چنانچه حدیث مَا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود که مرا علم تعلیم کرد پروردگار من۔ قولہ تعالیٰ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ از مردم خبردار باش۔ قولہ تعالیٰ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ و از آزار مردم پریشان مباش۔ قولہ تعالیٰ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ اهل علم را امید بر سبب است و فقیر را امید بر مسبب است۔ قولہ تعالیٰ وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ حدیث اَلدُّنْیَا لَكُمْ وَ الْعُقْبٰی لَكُمْ وَ الْمَوْلٰی لِیْ۔ پیغمبر صاحب فرمود که دنیا باشد بشما عقبیٰ باشد بشما مرا مولیٰ بس است۔ علما میگویند که فقیران چه بی عقل بی خرد اند ایشان را معلوم نیست که دل فقرا پیوسته باسم اللہ صاحب درد اند۔

بیت:

باھُوؒ بس حجاب است علم و ذکر و فکر   جز به فی اللہ غرق غیرش راه مبر

تا آنکه عاشق واصل اللہ را علم و ذکر و فکر کل مقامات کشف و کرامات نسیان نشود حق حاصل نگردد۔ قال محی الدین قدس سرہٗ وَ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی قولہ تعالیٰ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ بلکه حضوری تمام حجاب است و قرب تمام عذاب است تا آنکه فنا فی اللہ در توحید غرق نگردد۔ درین مقام مشاهده مجاهده شود و مجاهده مشاهده۔ مراقبه آنرا گویند که چون چشم پوشیده۔ بمراقبه رود هرجا که خواهد خود را همون جائی به بیند و معائنه کند بچشم ظاهر و باطن پس هر کرا در مراقبه این احوال ندارد آن مراقبه نیست چشم پوشی گربه است برائی زدن موش۔ قولہ تعالیٰ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ۔ مراقبه آنرا گویند که طالب اللہ را بحضور پیغمبر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برساند و یادر وحدانیت غرق کند۔ابیات:

غم دنیا و عقبیٰ رفتہ از دل چون پیش وحدت آمد راہ مشکل
فنا فی اللہ شوم در لامکانی کہ نظرش برکشم از جاودانی
کہ سینہ عارفان سرّ الٰہی ترا واقف کنم از حق آگاہی
باھُوؒ غم نیست رہبر پیش راہ است کہ دستم دامنش با مصطفیٰؐ است

حدیث مَنۡ طَلَبَ الدُّنۡيَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنۡيَا وَ مَنۡ طَلَبَ الۡعُقۡبٰى فَهُوَ طَالِبُ الۡعُقۡبٰى وَ مَنۡ طَلَبَ الۡمَوۡلٰى فَهُوَ طَالِبُ الۡمَوۡلٰى حدیث اَلۡاٰنَ كَمَا كَانَ.

باھُوؒ فقر چیست؟ فقر یک صورت است از حد زیبا و ملیح و نسخہ صحیح و آن صورت فقر از غیر ماسویٰ اللہ پاک است و ہر دو جہان بجہت دیدار او مشتاق است۔ ہر کہ دید بحق رسید کہ سرّ فقیر سرّ خدا است و گوش فقیر بسمع کلام اللہ از زبان فقیر قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ و دست فقیر شاهت الوجوه چنانچہ حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب کفار بدست مبارک خود ریگ انداخت و آن ریگ آتش اخگر شد و ہمہ کفار سوخت و خدای تعالیٰ فرمود یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آن دست تو نبود بلکہ دست قدرت ما بود و چشم فقیر عین الیقین است و دل فقیر دائم الحضور بیت المعمور مدینۃ القلب است و سینہ فقیر مقام سدرۃ المنتہیٰ است بعلم علوم لدنی و پای فقیر بر عرش است و مطالعہ فقیر وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيۡبًا۔ فقیر عاشق بردار است و کشتہ بر وسوار است۔ ابتدائی فقیر روز ازل است و نظر فقیر برابد است۔ دنیا را فانی بیند و خدا را باقی داند و دست از ہر دو جہان می افشاند۔ فقیر را حقیر مبین کہ اگر بر ہر درگد ااند غنی تر اند لایحتاج نفس را رسوا کنند۔ سوال ایشان نہ سوال است بلکہ مستی و عشق محبت کمال است ز دہ ہجر با اہل وصال است۔ قولہ تعالیٰ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ در باب فقرا است۔ قولہ تعالیٰ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ در باب علما است۔ علم ظاہر کہ ہمہ سر دردی است و قیل وقال و فقر سرّ اسرار احوال است۔

اکثر علما کہ از برای اسم اعظم کہ در قرآن مجید گم است نمی یابند بجہت آنکہ وجود ایشان مطلق بی اعظم پس اسم اعظم وجود بی اعظم را تاثیر نمی کند اگر چہ خوانند و دانند ہمچنان اسم ذات یعنی اسم اَللّٰهُ در وجود پلید تاثیر نمیکند و اگر بانظر صاحب نظر کامل مکمل تاثیرش کند بر حال نماند کہ درون او حب دنیا است و حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کسی کہ روی اہل دنیا از برای طلب حاجت دنیا بہ بیند سیوم حصہ دین از و برود۔ فرمود حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کہ اہل دنیا را دعا کند از برای دنیا تو گوئی تمام گناہ کہ بر روی زمین شوند بر ذمہ او است۔ بدانکہ با اہل دنیا التجا ہمون آرد کہ فقیر محتاج باشد و محتاج فقیر آنست کہ آشنای خدای تعالیٰ نیست۔ پس فقیر یکہ از آشنای خدا است ہر چہ طلب کند از خدا کند۔ ہر کہ آشنای خدا است فقیر لایحتاج است۔ اَلۡفَقِيۡرُ لَا يُحۡتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ و کل شئ محتاج او است۔ فقیر با اہل دنیا و دنیا رجوع

نکند مگر آنکہ راندۂ درگاہ خدا و پیشوای او شیطان باشد۔

نقل است کہ روزی حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم از حضرت جبرائیل پرسید کہ ای جبرائیل! کسی فقیر مادر زاد ہم است۔ حضرت جبرائیل گفت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! یک کس ہست کہ از روزی کہ از شکم مادر برآمدہ است بجز ذکر اللہ و غرق سکر دیگر قوت نکردہ است و دائم سکوت لب برلب بستہ خاموش است۔ پس حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود ای جبرائیل! آنرا بحضور بیار۔ چون فقیر را بحضور سرور کائنات مفخر موجودات سر دفتر مخلوقات رحمت عالمیان صفوت آدمیان تتمۂ دور زمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آوردند حضرت صاحب جانب درویش نظر مبارک فرمودند و گفت ای درویش! گاہی چیزی طعام ہمہ خوردی؟ آن درویش عرض کرد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! من از شرب و اکل خبر ندارم۔ حضرت صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یکمشت دانۂ گندم گرفت و بر خشک زمین انداخت۔ ہماندم گندم روئیدہ سبز شد و خوشہ بار آوردہ پختہ شد۔ پس غلہ از خوشہ بار آوردہ بآسیا بردہ و آرد کردہ نان پختند و پیش درویش نہادند۔ حضرت پیغمبر صاحب فرمود ای درویش نان بخور۔ آن درویش تمام نان بحکم حضرت صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خورد و حضرت پیغمبر صاحب آن درویش را حکم فرمود کہ بر تو ہمین عمل است تا نان ازین قسم بخور۔ آن درویش دست بستہ استادہ التماس کرد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! بما نظر رحمت فرمایید کہ باز بحق مستغرق شوم نہ بخوردن حلال۔ پس حضرت پیغمبر صاحب جانب آن درویش نظر رحمت فرمود بفور مست گشت و بوحدت غرق رفت۔

بشنو کہ بعضی اصحابان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آرد را در آب خلط کردہ می خوردند لہٰذا کہ از عشق و ذکر اللہ فارغ نشویم کہ مبادا دم آخر ہمین باشد و از یاد و ذکر محبت و عشق خدای تعالیٰ خالی نرویم۔ پس دم با قدم ہمین را گویند۔

بدانکہ اول نشانی فقیر آنست کہ سینہ او صفا باشد چنانچہ قولہ تعالیٰ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۝ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۝ بدانکہ چون نفس بالکل مردہ گردد۔ قولہ تعالیٰ كُلُّ مَنۡ عَلَيۡهَا فَانٍ ۝ وَّ يَبۡقٰى وَجۡهُ رَبِّكَ ذُو الۡجَلٰلِ وَ الۡاِكۡرَامِ ۝ رخ نماید قولہ تعالیٰ لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ ؕ لِلّٰهِ الۡوَاحِدِ الۡقَهَّارِ پیش آید اما درین راہ انسان باید۔ حدیث خُلِقَتِ الۡحِمَارِ بِصُوۡرَةِ الۡبَشَرِ۔

بشنو! نفس بہ مثل کافر است۔ پس ہمنشین کافر اگر زہد و تقویٰ و نماز روزہ کند و تلاوت قرآن خواند کافر ہرگز عاجز نمی شود و چون کسی نزد کافر کلمہ طیب یاذکر جہر کند کافر عاجز شود۔ اکثر جای ہمنشینی او بگذارد۔ پس اہل علم بانفس مخالف نیست بلکہ اہل اخلاص است۔ قولہ تعالیٰ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَ تَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ۔

طالب اللہ را کہ مقام حیرت شرک و مقام حیرت توحید و مقام حیرت غیرت و مقام حیرت انس و مقام حیرت حرص و

مقام حیرت ہوا و مقام حیرت فنا است ۔ پس بدانکہ حیرت شرک از غلبہ کثافت و خوردن لقمہ حرام است و کشتن نفس را بذکر تمام لازم کہ لاحول و درود بسیار خواند و حیرت توحید از مشتاق دیدار از غلبہ محبت و عشق است سوزش حضور و حیرت غیرت از مقام انا است از روی حسد لازم کہ توبہ بسیار خواند و حیرت انس از مقام محبوبیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است لازم کہ مراقبہ بسیار کند تا کہ غفلت از وجود او برخیزد و حیرت حرص از مقام خناس خرطوم است لازم کہ با اہل اللہ مجلس کند و اہل قبور را بہ بیند کہ از عبرت موت سیاہی از دل او برخیزد و حیرت ہوا از مقام صحبت اہل دنیا نفس پرور پیدا شود لازم کہ از مجلس اہل دنیا ترک گیرد و خشک خورد تا کہ دل او روشن گردد و حیرت فنا از مقام فنا، فکر از قیامت و اندیشہ تفکرات حضور ۔ حدیث تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عَبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔

بدانکہ فقر پنج قسم است ۔ اول فقر فریب ۔ قولہ تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا چنانچہ تابع مرید شاہ اورنگ زیب شود ۔ دوم فقر اہل فساد چنانچہ اہل بدعت و استدراج ۔ سیوم فقر بانفس جہاد چنانچہ فقیر اہل اللہ نفس را می کشد از برای اللہ ۔ چہارم فقر در ہر دو جہان خراب چنانچہ جوگی کافر است ۔ بیت:

نہ علم نہ دانش نہ حقیقت نہ یقین ۔۔۔ چون کافر درویش نہ دنیا و نہ دین

پنجم فقر صاحب استغراق روبرو مشتاق بامشتاق ۔ قولہ تعالیٰ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ قولہ تعالیٰ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

وفقیر صاحب تصرف نیز پنج قسم است اول صاحب تصرف اہل شریعت علما عامل است ۔ دوم صاحب تصرف اہل طریقت است کہ طلاق دہد ماسوی اللہ را و صرف طاعت طوق بندگی در گردن دارد ۔ سیوم صاحب تصرف اہل حقیقت است کہ حقوق حق از گردن خود ساقط کند ۔ چہارم صاحب تصرف اہل معرفت است کہ مراد ندہد نفس را تا بمردن و نفس را پیوستہ انتظار دارد ۔ حدیث اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ ۔ پنجم صاحب تصرف الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ والی ولایت ہادی ہدایت است و فقر تمام و مرتبہ او قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ حدیث قدسی اِنَّ اَوْلِيَائِيْ تَحْتَ قَبَائِيْ لَا يَعْرِفُهُمْ غَيْرِيْ اِلَّا اَوْلِيَائِهٖ۔

وفقیر را پنج نکتہ کہ در یک حرف باید اول علم سہ حرف است، دوم عمل سہ حرف است، سوم حلم سہ حرف است، چہارم شرع سہ حرف است، پنجم فقر سہ حرف است ۔ این پانزدہ حروف را جمع کند بعد از ان جمعیت حاصل گردد ۔ در ہر کہ این صفات نباشد فقیر نتوان گفت ۔ بدانکہ در فقیری پنج ترک باید کرد اول ترک جہل، دوم ترک دنیا، سیوم ترک اہل دنیا، چہارم ترک نفس، پنجم ترک ریا و کفر کہ از ریا و کفر رجوعات مسخرات خلق اللہ پیدا شود و این مقام جمع امور است کہ با فقیر پنج موکل نگہبان باید؛ اول توکل علی اللہ، دوم شریعت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سوم اَلْمُفْلِسُ فِيْ اَمَانِ اللّٰهِ

چہارم مرشد عارف باللہ، پنجم حجت پیشوای کلام اللہ۔

باھُوؒ علم چیست؟ رفیق نیک خواہ و مرشد چیست؟ پیشوای راہ است۔ و ذکر معرفت چیست؟ زاد توشہ ہر دو جہان ہمراہ است وفقر چیست؟ لازوال شاہ است۔ باھُوؒ! فقیر کرا گویند؟ فقیر آنست کہ مردم را از غیر بکشد و در دریای وحدت بشوید چنانچہ گاذر پارچہ پلید نجس را پاک کند فقیر ہمچون باید چنانچہ حضرت جبرئیل پیغمبر و دل چنانچہ قولہ تعالیٰ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ۔

بدانکہ علما صاحب نصیحت است وفقرا صاحب فضیحت ہمیشہ بانفس خود محاسبہ حساب کند۔ ظل اللہ فقیر است، لایحتاج فقیر است، صاحب ولایت فقیر است. قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

بدانکہ فقیر منادی مناجاتی است نہ فقیر اہل شرب خراباتی است۔ پس در فقیر پنج چیز نباید اول سرود کہ بنای کفار است پیش بتان سرود می کنند، دوم در فقیر دروغ نباید کہ تاریکی ایمان است، سیوم در فقیر ذائقہ نفس نباید کہ سیاہی دل است، چہارم در فقیر شرب سکر نباید۔ قولہ تعالیٰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى. پنجم در فقیر بدعت نباید کہ قہر خدا و ناخوشنودی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔

باھُوؒ! چون بینی کہ ہیچ وجہ طالب اللہ را از راہ فقر کشادگی و کشایش نشود باید کہ رجوع صرف بیاد اللہ کند و قرآن را پیشوای خود سازد چنانچہ دریای عمیق خود کشتی برآب سوار شود و برسر قبر زندہ قلب غوث و قطب سوار شود چنانچہ براسپ و آنچہ داند از قرآن بخواند بقبور۔ آن قبر ہمچون مرکب تیز از برق براق چنان پرد کہ در توحید اللہ غرق کند کہ با مطلوب خود رسد یا در مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او را ببرد و مطلب خود را التماس کند آنچہ از حکم حضور شود بر آن استقامت قدم باشد۔ حدیث اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

این رسالہ محبت الاسرار تصنیف فقیر باھُوؒ۔ بشنو کہ مرشد نامرد ناقص خون آدم خور آدم کش خونی مراتب زبونی طالب مریدان تمام عمر در خلوت می نشاند و ریاضت چلہ می کشاید و مرشد کامل باھُوؒ باتوجہ بحضور می رساند کہ بانظر می کند طالب را ناظر و باتوجہ مشرف کند بدیدار حاضر۔ درمیان طالب اللہ دیدار راہ سالکان فرسنگ نیست و درمیان طالب اللہ دیوار سکندری سنگ نیست درمیان طالب اللہ اہل دیدار و دیدار پروردگار حجاب دیو خبیث نفس امارہ مصاحب یار یگانہ ابلیس است با تیغ تصور دیو نفس را قتل کند و کشت و ہر حجاب پردہ را باانداز دپس پشت روی دار پروردگار تمام و مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدام۔ علم دیدار کدام است۔ علم موت و مطالعہ موت و علم معرفت مکاشفہ سوختہ و علم محبت مطالعہ علم محبت و علم مشاہدہ حضور و علم مطالعہ علم معراج تمام دیدار عین العلم پروردگار است۔ علم دیدار علم عاشقی و علم معشوقی و علم محبوبی و علم مرغوبی نصیب فقیر است از مراتب تلقین درباطن سلطان الفقر بر نفس امیر۔ ابیات:

ہر کرا بہ بیند لقا عارف خدا   ہر کہ می بیند لقا شد اولیا

هر که می بیند لقا باطن صفا — هر که می بیند لقا صاحب رضا
هر که می بیند لقا از مصطفیٰ — هر که می بیند لقا یابد شفا

مرشد کامل از اں شناختہ می شود کہ طالب را مرشد کامل روز اول از علم تصور سبق می دہد از علم دیدار و طالب حوصلہ وسیع بار دیدار گرانی ربانی بر دارد۔ رسیدن بمشرف دیدار چہ طور است دیدار نصیب انسان کامل شرف البشر نہ مرتبہ ستور است۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۔ این راہ تصور دیدار نہ خبر زبان و نہ در قید علم خام کور چشم شرح دیدار پروردگار۔ بیت:

دیدار در نور است از نور ذات — هر کرا دیدار شد گردد حیات

قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ ذکر فکر ابتدا رجعت خراب طالب دیدار شو، آن بی حجاب فقیر عارف عالم باللہ درویش و اہل دیدار را نظر اکسیر کیمیا و چہ در کار از برای جمعیت نفس اعتبار از بسیار عنایت از غایت ہدایت، فقر ز بکسی التجا آرد و نہ از کسی احتیاج دارد۔ حدیث اَلْفَقْرُ لَا يُحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ ۔ این است مراتب فقیر فنا فی اللہ۔ پس فقیر را کدام علم عمل حاصل شود۔ بدانکہ علم کیمیا اکسیر در قید قبض علم دعوت تکثیر است کہ یک شب دعوت بر قبر اولیا اللہ میخواند دعوت اہل القبور آنچہ کیمیا اکسیر روی زمین است کل و جز جملہ میشود از عمل بخدمت حضور مثل غلام و ہر کیمیا اکسیر نمایند تمام رنگ از تصور اسم اللہ ذات حاضرات میگردد روشن ضمیر از کوہ سنگ پارس بدست داد غالب تر بتر بر بادشاہ امیر سنگ پارس بدست آوردن بہتر از ہزار اکسیر کیمیا۔

قطعہ:

با تو گویم بشنو ای یار غار — سنگ پارس در نظر من بیمار
ترک دادہ دنیا را بہر خدا — بس مرا وحدت خدا رویت لقا
مرشد کہ بی دیدار بی حضور است — سہ طلاقش دنیا را دادن ضرور است

باھوؒ را سوگند است ہر کہ اجازت کند معرفت اللہ دیدار پروردگار فقیر در یکدم و بر یکقدم بحضور مشرف رسانیدہ طیار است۔ طالب اللہ دروغ نگوید در پیش مرشد و بر طالب فرض عین است کہ در ادب باشد و مرشد را لازم است کہ اول حال طالب اللہ را بوحدانیت رساند غیر نکند اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ حدیث مَنْ شَغَلَكَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُكَ حدیث اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

تمّت بالخیر

محبت الاسرار (طرفتہ العین) (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

''محبت الاسرار'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی وہ تصنیفِ مبارکہ ہے جو 'طرفتہ العین' کے نام سے بھی معروف ہے۔ اس کتاب میں حضرت سخی سلطان باھُوؒ نے راہِ فقر کے انتہائی مقام 'وحدت' کے وہ اسرار بیان فرمائے ہیں جن تک رسائی نفس کے تزکیہ اور قلب کے تصفیہ سے ہوتی ہے جو فقیرِ کامل کی صحبت، اس سے حاصل کیے گئے ذکرِ پاس انفاس کی مشق اور حبِ دنیا سے نجات سے ہی ممکن ہے۔ جس کے بعد عشقِ حقیقی کی وہ لازوال نعمت حاصل ہوتی ہے کہ طالب کے دل پر اسرارِ الٰہی طرفتہ العین (پلک جھپکنے) میں منکشف ہو جاتے ہیں اور وہ رازِ حقیقت سے آشنا ہو جاتا ہے۔

سلطان الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سلطان الفقر ہاؤس

4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: +92-42-35436600 Cell: +92 322 4722766

ISBN: 978-969-2220-41-5

Rs. 350

www.sultan-ul-ashiqeen.com
www.sultan-ul-ashiqeen.pk
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-bahoo.pk
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatefaqr.com